یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہی

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک

سالانہ ... بشمشاہی

علم سے ..... لے ر .... لہ ر

غلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... لہ ر .... پار

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین صفت درج کی جائین۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا۔ +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۴۱ | امرتسر مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۷ جنوری ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ

کیا یہ سچ ہے

انیسوین صدی کے اختتام پر جب کہ تہذیب و شائستگی کمال عروج پر پہونچی ہوئی ہے۔ کذب و افترا اور بہتان بندی نے بھی وہ ترقی کرلی ہے کہ اوسکی نظیر زمانہ گذشتہ مین بہت کم پائی جاتی ہی۔ اور چونکہ اخبارات بھی موجودہ تہذیب کا لازمی حصہ ہین اس فن مین انہون نے بھی کچھہ کم کمال حاصل نہین کیا۔ اس ریمارک سے ہندوستان یا دیگر ایشیائی ممالک کے اخبارات کو برافروختہ ہونیکی کوئی ضرورت نہین۔ وہ نیم مہذب ممالک مین ہونیکی وجہ سی تہذیب کے ابھی اس پایہ پر نہین پہونچے۔ یہ مہذب ممالک کے اخبارات کا خاصہ ہے۔ جو اونکے مطالعہ سے ہر کسی کو معلوم ہوسکتا ہے۔ ایک ملک والے اپنی مخالف ملک کی گورنمنٹ اور سلطنت کی خرابیان اور نقص ظاہر کرنیکے لئے کوئی پہلو نہین جسے اختیار کرنیسے دریغ کرتے ہون۔ اپنے دعوے کی تائید مین وہ ایسی ایسی عجیب و غریب واقعات دماغ سے تراش لیتے ہین کہ ناواقف کو اونکے فرضی اور بناوٹی ہونے کا کبھی خیال تک نہین گذر سکتا۔ اس سے کسی کو انکار نہین ہوسکتا کہ کوئی ملک یا سلطنت عیوب سے مبرا نہین ہوسکتی اور نہ انسانی تدبیر تمام برائیون کی بیخکنی کرسکتی ہے۔ بلکہ اس مدعا کے حصول کے لئے جس قدر طول طویل اور پیچدار قوانین اور ضابطے تیار کئے جائین۔ انسانی تمدن اور معاشرت مین اوسیقدر پیچیدگیان اور مشکلات بڑہتی جاتی ہین۔ لیکن اگر انگریزی اخبارات کو پڑہو تو روس، ہسپانیہ، امریکہ وغیرہ اور اگر انگلستان کے اعدا روس، جرمنی، و فرانس کے اخبارات کو دیکھو تو انگریزی مقبوضات دنیا پر جہنم کا نمونہ دکھائی دیتے ہین۔ اور ایک اجنبی ان تحریرات کو پڑہکر فی الفور اس نتیجہ مین غرق ہوجاتا ہے کہ کیا ایسی حالت مین کوئی انسان دہان بود و باش رکھہ سکتا ہے؟ مگر تجربہ نے ثابت کردیا ہے کہ ایسے دلیرہ سے مخالفین متہم سلطنت یا گورنمنٹ کو کل دنیا کے سامنے نہ سہی کم از کم اوسکی اپنی رعایا کی نظرون مین حقیر کرنے کی بجائے خود اوس رعایا کی نظرون سے گر جاتے ہین۔ اور اونکے خلاف واقعہ اور مبالغہ آمیز الزامون کا یہہ اثر ہوتا ہے کہ جو معدودے چند نقص واقعی موجود ہوتے ہین اونکی طرف بھی توجہ نہین کیجاتی۔ عمومیات کو چھوڑ کر ہم خاص ایک ملک کے اخبارات کو لیتے ہین۔ یہ ملک مصر ہے۔ پندرہ سالہ انگریزی انتظام کی ظل عاطفت اور یورپ کی ہمسایگیت سے وہ بھی تہذیب اور تمدن کا مدعی ہوکر پانچون سوارون مین شامل ہوگیا ہے۔ اور وہان کے اخبارات نے بھی اپنے اوستادون کے قدم بقدم چلنا شروع کردیا ہے۔ بلکہ اونکی شان مین یہہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ جوش شباب کی وجہ سے وہ اپنی استادون سے بھی بڑہ گئے ہین۔ اونکے اس وقت دو بڑے فریق بنے ہوئے ہین۔ ایک وہ جو انگریزی قبضہ کے مخالف ہین اور وہ انگریزون کی مذمت کرنے مین رسیون اور جرمنون سے بھی دو قدم آگے نکلے ہوئے ہین۔ دوسرے وہ جو اوسکے موافق ہین۔ یہ پہلے فریق کے برخلاف انگریزون کو مجسم فرشتے اور اونکے مخالفین کو مجسم شیاطین سمجھتے ہین۔ ایک فریق ان دونون کے بین بین ہے جو تعداد مین گو بڑا نہین مگر اپنی سلامت روی اور متانت رائے کی وجہ سے دیس و بدیس دونون جگہہ عزت کی نگاہون سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ فریق کسیکی ناجائز حمایت نہین کرتا۔ اور دوست و دشمن کی تمیز کے بغیر ہر کسی کے معایب اور خوبیان بلا رو رعایت بیان کردیتا ہے۔ اسی جماعت کے ایک گرامی قدر اخبار مین ہندوستان کے متعلق ایک ایسا واقعہ درج ہے جسکو پڑہکر کمال تعجب پیدا ہوتا ہے۔ اگر متذکرہ بالا دونون فریقون مین سے کسی کے اخبار مین اس سے بھی زیادہ متحیر کرنے والا واقعہ درج ہوتا تو اوپر سرسری نظر ڈالنے کی تکلیف گوارا کرنی فضول تہی۔ بلکہ اگر اسی اخبار مین کسی اجنبی یا خود ہندوستانی نے محض سماعی شہادت پر ایسا تحریر کیا ہوتا تو پھر بھی یہ قیاس کرکے کہ اخبار مذکور کو دہوکہ دیا گیا ہے اوسی نظر انداز کیا جاتا۔ جب ایسی معتبر اور متین پرچہ مین ایک نامور اور معزز شخص جو پندرہ برس تک ہندوستان مین رہنے سے یہان کے کل حالات سے واقف ہو اپنی چشمدید شہادت کی بنا پر ایسا تحریر کرے اور ایک خاص شخص کا نام بھی دیدے تو بلا تامل یہ کلمہ زبان سے نکل جاتا ہے کہ کیا یہ سچ ہے؟۔

یہ استعجاب بتارہا ہے کہ یہ واقعہ اس غرض سے شایع نہین کیا جاتا کہ ہمکو اوسکے درست ہونے پر یقین ہی بلکہ زیادہ تر بنظر تحقیق و تصدیق ہے جسمین ہمکو امید ہی کہ ہمارے مدرسی ناظرین ضرور مدد دین گے۔ اور بالآخر اسلئے کہ اگر بفرض محال وہ درست ہو تو گو اوسے اب کئی مہینے ہوگئے ہین ذمہ دار حکام اوسکی اصلاح کی کوشش اور خطاکار زکو کافی تنبیہ و تہدید

کرین۔ نویسندہ آجکل مصر مین ہی۔ اور اوسکی تحریر کا ترجمہ جو المؤید مین شایع ہوئی حسب ذیل ہی:۔

"مین ملکہ معظمہ وکٹوریا کے جشن شصت سالہ کے موقعہ پر ساحل ملابار کے بندر تلی چیری[1] مین تہا۔ جب جشن کا دن قریب پہنچ گیا تو مین نے حاکم بندر کو جسکا رسمی لقب تحصیلدار ہے کل شہر مین ایک مکان سے دوسرے مکان اور ایک دوکان سے دوسری دوکان پر جاتا دیکہا۔ اوسکے ساتہہ بندر کی فوج کا افسر اور چند اہلکار اور پولیس والے بہی تہے۔ یہ لوگ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ساٹہہ سالہ عہد حکومت کی خوشی مین مناسب جشن کرنے کے لئے روپیہ جمع کرتے پہرتے تہے۔ حکومت نے اہالی شہر پر تین ہزار (تقریباً ۴۵۰۰ پونڈ) کی رقم اس کام کے لئے عاید کی تہی۔ اور کہا جاتا تہا کہ اس رقم مین سے دو ہزار روپیہ بندر مذکور مین اس تقریب سعید کی یادگار مین مدرسہ قائم کرنے پر۔ پانسو روپیہ جشن اور چراغان کرنے پر۔ اور باقیماندہ پانسو روپیہ فقراء اور مفلسون مین تقسیم کرنے پر خرچ کیا جائے گا۔

"اور چونکہ اکثر سکان بندر نہایت ہی تنگدست اور انکی وجہ معاش صرف شکار ماہی ہے۔ یہ رقم انکی حالت کے لحاظ سے بہت زیادہ تہی۔ اور جبر و اکراہ کے بغیر اوسکا وصول ہونا محالات سے تہا۔ مین اس افسر اور اوسکی جماعت کے پیچہے پیچہے ہولیا۔ حاکم مقرر تو اسلئے ہوتے ہین کہ وہ رعیت کے نیک و بد کے نگران رہین۔ ظالم سے مظلوم کی داد دلائین اور فقراء کی دستگیری کرین۔ مگر جو امور مین نے مشاہدہ کئے اونکو ایسی قوم کے ابناء کی طرف نسبت کرتے ہوئے جسکا شیوہ عدل اور آزادی ہے قلم کو خجالت آتی ہی۔ اور مین باکراہ اون مین سے چند ایک کو بیان کرتا ہون:۔

"یہ جماعت گشت کرتی ہوئی ایک مشہور مگر مفلس تاجر مسمی (حاجی بابو) کے مکان پر پہونچی۔ اس شخص کو مصر اور جدہ کے تاجر بخوبی جانتے ہین۔ بدبختی سے اس مفلوک الحال تاجر کے چار بہائی اور پانچ بیٹے ہی ہین۔ تحصیلدار نے فی کس پچاس روپیہ کے حساب سے کل پانسو روپیہ اوس سے طلب کیا۔ (یعنی صرف ایک گھر سے کل مقررہ رقم کا چہٹا حصہ۔ اور اس سے ناظرین قیاس کر سکتے ہین کہ گو سارے شہر پر حکومت کی طرف سے تین ہزار روپے عاید کئے گئے تہے۔ اور حاصل کسقدر رقم جمع کی گئی ہوگی)۔ یہ رقم سنکر تاجر نے عذر کیا کہ مین اس قدر روپیہ ادا کرنے کی استطاعت نہین رکہتا۔ جب مجہے دولت و ثروت حاصل تہی تو انگریزی حکومت کی فلان فلان خدمات کی تہین۔ اب افلاس سے معذور ہون۔ حاکم نے ایک نہ سنی۔ اور سختی سے مطالبہ کیا۔ اسپر تاجر نے عرض کیا کہ وصولی چندہ کے لئے میرے نام باضابطہ وارنٹ جاری کیا جائے۔ اوسنے یہ درخواست اسلئے کی تہی کہ اُسے معلوم تہا کہ (فی گھر) ایک روپیہ سے زیادہ کے لئے وارنٹ جاری نہین ہو سکتا۔ اس قدر دینا ہر ایک گھر پر لازمی ہے۔ جو بطیب خاطر زیادہ چندہ دے وہ اوسکی خوشی ہے۔ تحصیلدار نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور اوسپر چند پولیس کے سپاہیون کو مقرر کر کے آگے چلدیا۔ اور اونکو یہ حکم دیگیا کہ اگر وہ تین گھنٹون کے اندر زر مطلوبہ ادا کر دے تو فبہا ورنہ اس جرم مین کہ وہ لوگون کو چندہ دینے سے منع کرتا ہے اُسے حوالات کو لیجائین۔

"اسپر مین بہی اپنے ایک دوست کو جو میرے ہمراہ تہا باقی واردات دیکہنے کے لئے وہان چہوڑ کر خود تحصیلدار کے پیچہے ہولیا۔ وہ برابر دوکان بدوکان اور گہر بہ گہر پہرتا رہا اور مین عجایب و غرایب تماشے مشاہدہ کرتا رہا۔ حتی کہ ہم ایک برہنہ تن بوڑہے کی دوکان پر پہونچے۔ وہ اپنے سامنے کچہہ اخروٹ رکہکر بیچ رہا تہا۔ اُسے جب ایک روپیہ دینے کا حکم دیا گیا تو اُسنے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے جواب دیا کہ اگر میرے پاس روپیہ ہوتا تو اسے نہ بہرتا۔ (اوسکا پیٹ واقعی سوکہکر پیٹ سے لگا ہوا تہا) اور اپنے بچون کو جنہین بہوک سے روتا چہوڑ آیا ہون روٹی نہ لے دیتا۔ یہ کہکر اُس نے میری طرف استرحام اور سفارش کرنیکے لئے دیکہا۔ اُسکے جواب پر جو ماجرا اوس کے ساتہہ گذرا۔ اُسے دیکہکر سنگدلون کو رحم آجاتا۔ تحصیلدار نے غصہ ہو کر حکم دیا کہ اوسکو دکان سے نیچے کہینچکر اوسکے گلے سے نقرئی ہنسلی اُتار لیجائے۔

"ناظرین ایسے مفلوک الحال شخص کے گلے مین نقرئی طوق ہونے سے متعجب ہونگے۔ وہ شخص بت پرست تہا۔ اور ان لوگون پر اون کے مذہب کے رو سے فرض ہے کہ وہ اپنی پہلی کمائی سے کوئی زیور بنوا کر پہن لین جو اونکے مرنے پر اوس ایندہن کے خریدنے پر خرچ کیا جاتا ہے جس سے اونکی لاش جلائی جاتی ہے۔ سپاہیون نے جب حکم کی تعمیل شروع کی تو اُس مسکین نے آہ و فغان شروع کر دی۔ کیونکہ اُسے ایسی چیز کی فروخت پر مجبور کیا جاتا تہا۔ جو اوسکے نزدیک محترم و مقدس تہی اور جسکی قیمت کا استعمال زندگی مین اوسپر حرام تہا۔ یہ دیکہکر مجہے رحم آگیا۔ اور جیب مین ہاتہہ ڈالکر اوسکی طرف سے دینے کے لئے ایک روپیہ نکال لیا۔ مگر افسر پولیس نے مجہے روکدیا اور کہا۔ "تو حکومت اور رعیت مین کیون دخل دیتا ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ ایسا کرنیسے تو لوگون کو اُس چندہ کے دینے سے باز رہنے کی ترغیب دیگا۔ جو ملکہ معظمہ کی ساٹہہ سالہ حکومت کے جشن کے لئے اونپر عاید کیا گیا ہے۔ ہان اگر تو ہر ایک ایسے شخص کی طرف سے جو افلاس کا ادعا کرے روپیہ دینے کو تیار ہے تو تیرا اختیار ہے۔" یہ سُنکر مین نے روپیہ پہر جیب مین ڈالدیا۔ اور کہا معاذ اللہ مجہے کون عقلمند کہے گا کہ مین خواہ مخواہ ایسی تہمت شنیعہ کا مورد بنون۔ ... اسکے بعد مین جماعت سے الگ ہو کر اپنے دوست کے پاس آیا کہ اُسے ساتہہ لیکر اپنے مکان کو جاؤن۔ وہ مجہے راستہ مین ہی ملگیا۔ اور اُس نے خبر دی کہ جب مین تاجر کی دوکان سے روانہ ہوا تو وہ محافظ سپاہیون کو ساتہہ لئے ہوئے اپنے کئی دوستون کے دروازون پر قرض لینے کے لئے گیا۔ مگر وہ اوسکے افلاس سے واقف تہے کسی نے کچہہ نہ دیا۔ اور وہ سب طرف سے مایوس ہو کر پہر اپنے گہر گیا۔ اور بیوی اور بیٹیون کے زیور اُتار کر اونکو ۱۲ فیصدی ماہوار سود پر ایک مہینہ کی میعاد پر رہن کر دیا۔

"اس سے دوسرے دن جشن اور تقسیم خیرات ہوئی۔ مین کئی انگریز تاجرون کے ہمراہ یہ دیکہنے کے لئے کہ مساکین کو جشن و خیرات سے کسقدر خوشی ہوئی ہے مقام مقررہ پر گیا۔ وہان ایک شخص پر اتفاقیہ نظر پڑنے سے مجہے خیال گذرا کہ مین نے اوسکو پہلے کہین دیکہا ہے۔ مین نے آگے ہو کر اُسے دیکہا تو وہ وہی طوق والا تہا جو آدہہ آنہ ملنے کے لئے (کیونکہ فی مسکین نصف آنہ دیا گیا تہا) تقسیم صدقات کے وقت پہونچنے کا بڑے صبر سے انتظار کر رہا تہا۔"

قصہ مختصر اس تحریر مین تین مختلف امر ظاہر کئے گئے ہین۔ ایک یہ کہ تلی چیری مین لوگون پر جبر یہ چندہ لگا کر خانہ وار اوسکی رقم معین کی گئی۔ دوم محصلون نے کم از کم ایک شخص سے بالجبر رقم مقررہ سے زیادہ وصول کیا۔ سوم۔ ایسے اشخاص بہی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ کئے گئے جو بعد مین صدقہ کے مستحق سمجہے گئے۔ یہ تینون باتین ایسی ہین کہ جیسا کہ اوپر لکہا جا چکا ہے۔ اگر المؤید ایسے اخبار مین چشم دید شاہد خاص نام دیکر نہین تحریر نہ کرتا تو اونکو فی الفور مجنون بنا نہ بڑہ قرار دیدیا جاتا۔ لیکن باین ہمہ اول تو عقل یہی باور نہین کرتی کہ ہندوستان کے کسی دور دراز اور گمنامی مین پڑے ہوئے مقام مین بہی ایسا واقعہ گذرا ہو۔ اسلئے نہین کہ تحصیلدار یا افسران پولیس ایسی حرکات کر نہین سکتے۔ مفصلات مین بعض اوقات اس سے زیادہ خوفناک مظالم رعایا پر ہوا کرتے ہین۔ بلکہ اسلئے کہ وہ موقعہ ایسا نہ تہا۔ چہ جائیکہ تلی چیری ایسے مقام مین یہ ماجرا گذرے اور ہندوستان کے کسی اخبار کو اسکی اطلاع نہ ملے۔ مالابار مین مانا کہ جہالت ابہی عام ہے۔ مگر وہان کی ہندو نایر قوم دولت و حشمت۔ بہادری و شجاعت اور علم و فضل مین آج کسی ہندی قوم سے کم نہین۔ اس قوم کی وجاہت اور فضیلت کا یہ ادنیٰ ثبوت ہو کہ امسالہ نیشنل کانگرس کے جلسہ کا پریسیڈنٹ ایک نایر تہا۔ پس ممکن نہین کہ ایسی قوم کے پروٹس مین یہ کارروائی ہو اور وہ خاموش رہے۔ جوبلی کے جشنون کے لئے بیشک حکام کی ترغیب یا مسامحت سے ہر جگہہ لوگون نے بطوع و رغبت چندے کئے ہین۔ اور عوام الناس کو چراغان کی نیم سرکاری طور پر تحریک بہی کی گئی تہی۔ مگر جبریہ چندہ کا ذکر اب پہلی دفعہ ایک مصری اخبار سے معلوم ہوتا ہے اور چونکہ ہر باعقیدت و مخلص کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے کہ تا بہ امکان وہ ایسے الزامات اپنے عمال پر عاید نہ ہونے دے۔ اس معاملہ کی اصلیت نہ صرف ہندی اخبارات مین مشتہر ہونی چاہیئے۔ بلکہ جیسی کہ ہماری دلی خواہش ہے اس داستان کے غلط ثابت ہونے پر المؤید کو بہی اسکی تردید کرنے سے کوئی دریغ نہین ہوگا۔ اور گو تلی چیری مین ہمارا کوئی خریدار نہین۔ نہ مان کے کسی شخص سے ہمکو واقفیت ہی۔ مگر ہمین یقین واثق ہے کہ اپنے مدراسی خریدارون کی نوازش سے ہم بہت جلد اسکی تردید یا تصدیق کر سکین گے۔ امید ہے کہ ہمارے مدراسی ہمعصر بہی اس بارہ مین ضرور سعی کرین گے۔ +

---

[1] مشہور بندر محفوظ ہند ساحل مالابار منگلور سے جانب جنوب اور فرانسیسی ہتھوضع میہی سے جانب شمال واقع ہے۔ ش

روس -

کل دنیا کی نگاہیں اس وقت یورپ کی مشرقی سرحد پر لگی ہوئی ہیں اور یہ صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ اب کچھ عرصہ تک دنیا کے سٹیج پر چین کو وہی پارٹ جو گذشتہ عشرات میں ٹرکی کرتی رہی تھی۔ لیکن یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا وہ بھی آخر ٹرکی کی طرح پورپین ی سے بچکر کسی وقت اپنی حفاظت کے لئے کافی مضبوط ہو جائیگا۔ یا اس نواح میں ان بے اصول ل کامیابی نصیب ہو جائیگی۔ ان دونوں صورتوں کے سوا ایک تیسری صورت بھی ہے۔ جو بظاہر ایسی یر ہوتی نظر نہیں آتی۔ لیکن احتمال قوی ہے۔ کہ غالباً پہلی دونوں صورتوں سے وہی پیشتر ظہور میں ہ یہ ہے کہ شاید غنیمت کی کامل تقسیم سے پہلے خود شکاریوں میں ہی سر پھٹول ہو جائے۔ اور دنیا کو معدودے یائی سلطنتوں کی بربادی دیکھنے سے قبل ہی یاجوج ماجوج کی پیشینگوئی کو جو پہلے بعید الفہم مگر اب صریح غلب الوقوع دکھائی دے رہی ہے۔ پورا ہوتا دیکھ لے۔ مگر زمانہ آئندہ کے واقعات پر کوئی حکم لگانے شاہین کا منتظر رہنا زیادہ مناسب ہے۔ اسلئے ہم ناظرین کو اس معاملہ کے متعلق اس ملک کے اہل الرائے ور ارادوں سے جو نہ فقط مشرق و مشرق الاقصے بلکہ تمام دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کرنے کی کر رہا ہے۔ مطلع کرنے پر جن سے انکو پہلے آگاہی نہیں کفائت کرتے ہیں +

جس کا مشہور اخبار نوو وقت مشرق الاقصے کے مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر بحث کر کے تحریر کرتا ہے کہ سٹ پورپینوں کے مخالف رویہ اختیار کئے ہوئے نہ ہو۔ اور خود براہ راست رعایا کو اجنبیوں کی تحریک و ترغیب دہندہ نہ ہو تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جرمنی کے مشنری کبھی قتل نہ ہوتے۔ پیکن کے حکام ے تصویر رسالے اور کتابیں مشتہر کرتے رہتے ہیں جن میں اہالی یورپ اور بالخصوص پادریوں کے سے کارٹوں اور خاکے دیئے جاتے ہیں۔ جنکو دیکھکر لوگوں کی دلوں میں انکی طرف سے عناد و حقارت پیدا جیسے قبیح جرم نہیں۔ جنکا انکو مرتکب و ملزم نہ بتایا جاتا ہو۔ اسکی ادنیٰ مثال یہ ہے۔ کہ پادریوں پر عیسائی ئے بچوں کے چرانے۔ نوجوان لڑکیوں اور متاہل عورتوں کے بیحرمت کرنے۔ اور اسیطرح کے ت کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ چینیوں پر جو پہلے ہی اغیار سے کچھ کم متنفر اور علیحدگی ہیں۔ ان بہتانوں کا کیسا برا اثر پڑتا ہوگا۔ ان کتابوں میں رعایا کو "چینی شیاطین" سے مخلصی س طرح ہو سکے انکے مکانات چھیننے اور کتابوں کو جلا دینے کی نصیحت کیجاتی ہے چین میں ایسے گداگر ہودہیں۔ جو کل ملک میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو گورنمنٹ عیسائیوں اور پادریوں کے ٹی باتیں مشہور کرنے پر مامور کرتی ہے۔ اور بسا اوقات انکو ساحلی صوبوں میں اہالی یورپ کے مخالف رنے کے لئے روپیہ بھی دیا جاتا ہے۔ ان کو صرف روپیہ ہی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ لوٹنے کی بھی عام اجازت ور یہ ظاہر ہے کہ تاخت و تاراج سے پہلے عموماً قتل کا ارتکاب ہوتا ہے۔ چینی گورنمنٹ کی اس خوفناک ے اثر گذشتہ دس برس سے بخوبی واضح ہو رہا ہے۔ اسے پہلے جب کوئی پادری قتل ہوتا اور اسکے ملک خصاص کا مطالبہ کرتی تو گورنمنٹ مذکورہ بلا تامل انہیں آوارہ گرد گداگروں میں سے ایکدو کو پھانسی دیکر یسلئے کافی انسداد کا جھوٹا وعدہ کر کے اپنی خلاصی کرا لیتی۔ مگر ہمکو ان وعدوں کی قدر و منزلت بخوبی یکی ہے۔ جرمن پادریوں کے اس تازہ قتل نے جرمن قیصر کو چینی گورنمنٹ کی قرار واقعی گوشمالی کرنے پر یا۔ اور ہمکو معلوم ہے کہ قیصر ممدوح نے پہلے دیگر طاقتوں کو چینی گورنمنٹ کے برخلاف مشترکہ کارروائی کرنے یکی بیفائدہ کوشش کر کے آخر تن تنہا اس کام کا بیڑہ اٹھا لیا۔ مگر اسکے ساتھ ہی ہے کبھی نظر انداز چاہیئے کہ جرمن اس تعزیری مہم سے مشرق الاقصیٰ میں اپنی پولیٹکل طاقت بڑھانیکا کام بھی لینا چاہتی ہے ساحل اور بندرگاہ کوریا کے جنوبی ساحل کے متوازی واقع ہے۔ اور جرمنی وہاں سے چین جاپان اور کوریا خلاف بآسانی کارروائی کر سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ جرمنی کا قبضہ چین کی باہمی تقسیم کا پہلا مرحلہ ثابت ہو۔ اگر ہ اسپر ہمیشہ کے لئے قابض رہنے کا ہے۔ تو ہمارے ملک کو مشرق الاقصیٰ میں اپنے حقوق و اغراض کے ور مناسب تدابیر کرنی چاہئیں۔ جرمنی نے اپنی بستیاں قائم کرنیکے لئے جو کچھ ابتک کارروائیاں کی ہے اہم ہے اور اس سے وہ جاپان اور روس دونوں کا ہمسایہ بن گیا ہے۔ اور یہ دونوں سلطنتیں چین میں سائگت پر کبھی خوش نہیں ہو سکتیں۔ اگر جرمنی کی اس کارروائی پر دول نے کوئی اعتراض نہ کیا تو یقین ہے کہ جرمن پارلیمنٹ بحری فوج کے اضافہ کیلئے کثیر رقم منظور کرنے سے اب تامل نہیں کریگا۔ مگر اس معاملہ سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ جرمن کے فعل کو بطور نظیر پیش کر کے خود بھی ویسی ہی کارروائی کریں روس کو بحر الکاہل میں ایسے بندرگاہ کی ضرورت ہے جو سرما میں برف سے منجمد نہ ہو جاتا ہو۔ چینی ہماری خدمات کے صلہ میں ہمکو بطوع و رغبت ایک انچ زمین بھی نہیں دینگے۔ لیکن اگر جرمنی کیا شو مستقل طور پر قابض ہو جائے تو ہمکو فی الفور چینی قلمرو کے ایک حصہ پر قابض ہو جانا چاہیئے اور جزیرہ ناکوریا کے معتدبہ حصہ اور کسی فراخ و حسب ضرورت بندرگاہ کو الحاق کر لینا چاہیئے +

"مشرق الاقصے میں ہمارے پاس ایشیا بیڑہ موجود ہے جو ہر قسم کی ضرورت کیلئے کافی ہے۔ اس میں مختلف جسامت کے تیس جہاز اور سات تارپیڈو کشتیاں ہیں۔ جن پر ۲۲ قلعہ شکن۔ ۱۰ معمولی اور ۲۳ جلد چلنے والی توپیں نصب اور ۵۱۵۰ بحری سپاہ مامور ہے۔ انگلستان کے وہاں ۲۱ جنگی جہاز اور ۶ تارپیڈو کشتیاں ہیں۔ جنپر ۱۴ قلعہ شکن۔ ۱۸ معمولی۔ اور ۲۰۵ جلد چلنے والی توپیں اور ۶۷۵۰ بحری سپاہی ہیں۔ جرمنی بیڑہ وہاں بہت کمزور ہے۔ اسمیں صرف پانچ کروزر ہیں جنپر ۴ قلعہ شکن۔ ۶۲ معمولی اور ۲۲ جلد چلنے والی توپیں اور کلہم ۱۱۸۱ بحری سپاہی ہیں۔ مشرق الاقصے کے سمندروں میں کل یورپین بیڑوں میں چھوٹے بڑے ۱۳۸ جہاز ۱۵۰۰ توپیں اور ۲۱ ہزار سپاہی ہیں۔ جنکی مجموعی مالیت ۲½ کروڑ پونڈ اندازہ کیگئی ہے" +

چین پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ سب صحیح ہوں یا غلط۔ ناظرین کو ان کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ ان الزاموں سے متغائر نہیں ہیں جو ٹرکی پر لگائے جاتے رہے ہیں۔ اور جنکو مداخلت اور دست اندازی کے لئے ہمیشہ آڑ بنایا جاتا ہے۔ ناظرین کو یہ تو عصہ کا معلوم ہے کہ پورٹ آرتھر وغیرہ پر متصرف و قابض ہو جانے سے روسی گورنمنٹ نے اپنے اخبارات کی نصیحت کی فی الفور کامل تعمیل کر دی ہے۔ مگر جاپان اور انگلستان کے دبک جانے سے واضح ہو رہا ہے کہ روس اور جرمنی میں قبضہ کیا شو میں نزاع ہو جانیکا جو احتمال نو دولتی نے ظاہر کیا تھا وہ درست نہیں۔ بلکہ برعکس اسکے دونوں نے پہلے صلاح و مشورہ کر کے یہ کل کارروائی کی تھی۔ اور اب انگلستان نے من جملہ دیگر وجوہات غالباً اس ڈپلومیٹک ہزیمت کا بدلہ لینے کیلئے بھی سوڈان پر خلاف توقع ایسے وقت میں جبکہ نیل میں پانی کم ہونیکی وجہ سے جہازات اچھی طرح سے کام نہیں دیسکتے بڑے زور شور سے چڑھائی کر دی ہے۔ دیگر وجوہات میں سے بڑی اہم یہ ہیں کہ بالائی نیل کے علاقہ میں حبش اور فرانس کی سریع اور مستعد پیشقدمی سے سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اگر انگریزی فوج انسے پہلے وہاں قابض نہ ہو گئی۔ تو پھر انکو بید خل کرنا مشکل ہو جائیگا۔ اور افریقن مقبوضات انگلشیہ کے لئے خطرات جدیدہ پیدا ہو جائینگے فقط

دیسیوں کی وقعت گوروں کی نگاہ میں

۸ جنوری کے سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے ایڈیٹوریل مضمون میں ایک گورکھا کا قصہ درج ہے جو ہندوستان میں دس برس فوجی خدمت کرنیکے بعد ولایت جاتا ہے۔ اور اپنے گاؤں میں پہنچکر ہموطنوں کو ہندوستان میں اپنی طرز معاشرت کے حالات حسب ذیل سناتا ہے:۔ "میں اور میرے ساتھی ملک کی "چربی" پر دینے اور بنانے ملک کیلئے صرف سوکھی ہڈیاں باقی رہتی تھیں۔ گوشت و چربی ہم لیتے تھے۔ بسا اوقات کرتے تھے۔ ہمکو وہاں کوئی کام خود نہیں کرنا پڑتا تھا۔ جس چیز

CHAMBERLAINS COLIC
CHOLERA & DIARRHOEA REMEDY

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائریا میڈی

(چیمبرلین صاحب کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوائی)

(جو امریکہ میں بنائی گئی ہے)

نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہے جو تمام دنیا میں استعمال اور پسند کیجاتی ہے۔ تمام معدے کے دردوں کو فوراً دفع کرتی ہے۔ قولنج۔ ہیضہ۔ پیچش۔ ظہیر دوامی ظہیر۔ بچوں کا ہیضہ۔ انتڑیوں کی ہر قسم کی بیماریاں + قیمت چھوٹی بوتل ایکروپیہ بڑی بوتل دو روپیہ + ہر جگہ دوا فروشوں سے مل سکیگی +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکتی ہے +

تحقیق اناجیل

مصنفہ ڈاکٹر صاوتعلی صاحب

یہ کتاب دو حصوں میں چھپی ہے پہلے حصہ میں عیسائی کی کتب مقدسہ خاصکر عہد جدید کی صحت کی نسبت بحث کی گئی ہے۔ اور کتب قدیمہ تاریخ سے ثابت کیا ہے کہ عہد جدید کی کوئی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ غلطی اور تحریفوں سے اس کا ہر حصہ معمور ہے۔ اگرچہ عیسائی مذہب پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جاتی ہیں مگر اس کتاب میں ایک طرز جدید اختیار کیا گیا ہے جسکی کیفیت دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں تین اناجیل قدیمہ کا ترجمہ کر دیا گیا ہے جو آجکل رائج نہیں بلکہ بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں دلائل عقلی و نقلی خارجی و داخلی سے انکی تحریف ثابت کی گئی ہے۔ اس کے ہر ایک حصہ کی قیمت ۸ رہے۔ اور منیجر مطبع کپور تھلہ اخبار سے قیمت نقد اور ویلیو پے ایبل پارسل ملسکتی ہے ۔

ناظرین

آج ہم آپکے ملاحظہ کیلئے ایک عجیب خط درج کرکے تہذیب کا ایک نیا رخ دکھلاتے ہیں۔ مگر خدا کرے کہ یہ نئی تہذیب آپ میں سے بھی کسی کو نہ چمٹ جائے۔ خدا کے فضل و کرم سے جو معدودے چند اس طرفہ تہذیب کے دلدادہ تھے انسے وکیل کو اب کوئی سروکار نہیں رہگیا۔ اور انشاء اللہ العزیز آیندہ کبھی نہ پڑے گا۔ خط کے اندراج سے پہلے چند توجیہی الفاظ لکھدینے ضروری ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گو اب کچھ عرصہ سے اس قاعدہ کی بڑی سختی سے تعمیل کیجاتی ہے کہ پیشگی قیمت وصول ہونیکے بغیر کسی کے نام اخبار جاری نہ کیا جائے۔ اور وصول شدہ قیمت کی میعاد گذرنے پر باضابطہ اطلاعدینے کے بعد جب تک نئے سال کا چندہ وصول نہ ہو اخبار بند کر دیا جائے۔ مگر ابتداء میں دوسرے دیسی اخباروں کی تقلید میں یا دیسیوں اور بالخصوص مسلمانوں کی طبعی کمزوری کے اقتضاء سے اس قاعدہ کی کوئی پروا نہ کیگئی۔ اور وصولی عدم وصولی کا لحاظ کئے بغیر کئی شخصوں کے نام اخبار جاری رہا۔ مگر نا دہندگی کی تنبیہ چھاپتے رہی۔ اور آخر صرف چند اصحاب رہگئے جنپر قیمتیں ہضم کرلینے کا کبھی شبہ نہیں ہوسکتا۔ مگر پونے تین سال کے طویل انتظار اور متعدد تقاضوں کے بعد انکے نام بھی اخبار بند کر دیا گیا اور انکو باضابطہ اطلاع دیگئی کہ اگر فلاں میعاد تک مطالبہ ادا نہ کیا گیا تو قانونی چارہ جوئی کیجائیگی۔ محولہ بالا خط انہی اصحاب میں سے ایک عالی مقدرت تہذیب مجسم خوش معاملہ اور نازک طبع مخدوم نے تحریر کیا ہے جو اخفاء نام بحیثیت ذیل میں درج ہے :-

از بارہ بنکی۔ ۱۲ جنوری ۹۸ء جناب من۔ آج آپکا کارڈ مصدقہ رجسٹری پہنچا جسمیں آپنے اخبار بند کرنے کو لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ عدالت سے قیمت وصول کرنیکی چارہ جوئی کی جائیگی ۔

اس سے پہلے بھی آپکے کارڈ آتے تھے۔ مگر میں نے اپنا اصول مقرر کر لیا ہے۔ کہ میں کارڈ کا جواب نہیں دیتا کسی شخص کو کارڈ لکھنا درحقیقت اُس کی توہین کرنی ہے۔ کارڈ صرف اس لئے ہے کہ خدمتگار و سائیس کو لکھا جائے کہ فلاں وقت فلاں مقام پر حاضر ہو۔ یا گھوڑا لاؤ۔ جب آپکے یہاں دستور ہے تو عدالتمیں آپکے کارندوں کی کچھ بعید نہیں ہے آپنے اخبار بند کر دیا ہے میں ممنون ہوا اسوجہ سے کہ مہینوں بعد میرے پاس پہنچتا تھا۔ قیمت نہ بھیجنا میری غلطی ہے گو وہ کسی وجہ سے ہو میں یکم فروری کو بشرط زندگی قیمت بھیجدونگا۔ میں اس کا جواب کا خواہاں نہیں ہوں "

مہتمم وکیل سے بیشک حضور ممدوح کی شان میں سخت گستاخی ہوئی۔ اور واقعی اس سے بڑھکر اور کوئی بدتہذیبی نہ تھی کہ حضور موصوف نے کارڈ پر مطالبہ کیا اور پھر نہایت قابل عفو شائستگی کی کہ بذریعہ عدالت اپنا حق طلب کرنیکی اطلاع دی۔ مگر وہ اور انکے باقی ہم شعب جنمیں سے بھی شاید بعض نے اسی گستاخی کی پاداش میں قیمت ضبط کر لی ہوگی، یہ تو فرمائیں کہ قیمت دینے کا نام تک نہ لینا شائستگی کے کون سے اصول پر مبنی ہے؟ اور باوجود اسقدر تنگ مزاجی اور نازک طبعی کے پھر بھی دعدہ پر جینے کا کونسی انسانیت ہے کہ ۱۵ جنوری کو

مطابق کے لئے یاد دہانی ہوئی تھی۔ مگر مہتمم وکیل اپنے اس تہذیبی رویہ پر مصر ہو کر جسکا شکایت کی گئی ہے اور ۱۶ دن انتظار کرنیکے بعد خداوند کریم مسلمانوں کو صحیح تہذیب اور اسلامی شائستگی کے نور سے منور کرے۔ ادارہ

عہد نامہ ٹرکی و یونان

جس عہدنامہ پر ۱۰ دسمبر کو دکلار ٹرکی و یونان نے دستخط کئے ہیں۔ اُسکا مضمون حسب ذیل ہے۔

(۱) سرحد ٹرکی و یونان کی اصلاح حسب ذیل نقشہ منسلکہ عہدنامہ کے مطابق کیجائیگی۔ مگر جب موقعہ پر پہنچکر سرحد جانچیگی اور اُسوقت دبشرطیکہ وکلای ممالک یورپ اور گورنمنٹ ٹرکی راضی ہوجائیں تو مجوزہ اصلاح سلطنت عثمانیہ کے فائدہ کیلئے خفیف تغیر کیا جاسکے گا۔ اس تقسیم سرحدی کی تفصیلات کا انفصال کمیٹی جسمیں فریقین کے وکلاء اور صلح کرانے والے ممالک یورپ کے سفیروں کی طرف سے فوجی افسر مقرر ہونگے۔ کی تاریخ سے ۱۵ روز کے اندر یہ کمیشن منعقد ہوگی۔ اور کثرت رائے سے ہر فیصلہ ہوگا ✦

(۲) یونان ٹرکی کو خرچہ جنگ حسب شرایط مندرجہ آرٹیکل نمبر ۲ مبادی صلحنامہ کے چالیس لاکھ ترکی تنخواہ کا انخلا مبادی صلحنامہ کی چھٹی شرط کے مطابق ہوگا۔ جس روز ممالک یورپ مبادی صلح آرٹیکل نمبر ۲ کے آخری دو فقرے کی مندرجہ شرائط کی تکمیل تسلیم کرلینگے اور جب کہ کمیشن اقوام آرمینیا کے انتظام کے موافق معاوضہ جنگ کے قرضہ کی اطلاع دیدینگے اُسکے ایک مہینہ کے اندر تہیلی ہو جائیگی۔ یہ امر کہ کس طرح خالی کیا جائیگا۔ اور خالی مقامات کو کیونکر یونانی حکام کے حوالہ کیا جائیگا۔ اُس سر حدیقین مشترکات وکلای ممالک یورپ فیصلہ کرینگے ✦

(۴) عہدنامہ پر دستخط ہونے کے بعد جنگ کے قیدی جانبین سے خورگار کر دیئے جائینگے ✦

(۵) فریقین اُن مشخصوں کو کلیہ معافی دیدینگے جو شہنشاہ جنگ سے پہلے اور بعد کے واقعات میں شریک (۶) دونوں ممالک کی رعایا جنکی حالت قانون کی رو سے بالقاعدہ ہے مثل سابق دونوں کے ملک میں آمد و رفت رکھینگے۔ دونوں ممالک کو اختیار ہوگا کہ اُن لوگوں کو جن کو کسی جرم کی سزا ہوئی ہو یا بوجہ اُنکے کے اُنکے لئے ملک سے نکال دیئے جانے کا حکم صادر ہوا ہو ایسے لوگوں کو اپنے ملک میں نہ آنے دیں اطلاع سابق سے اُنکے سفیروں کو کر دیجائیگی ✦

(۷) جو مسلمان تہیلی کے باشندے یا متوطن ہیں اور ۴۵ مئی ۱۸۱۲ء کے شرائط نامہ کی تیرہویں کے بموجب خواہ یونانی قومیت میں داخل ہوئی ہوں یا نہ ہوں۔ یا وہ ترک وطن کرکے ٹرکی میں آباد یا ٹرکی کو اپنا وطن قرار دیں۔ یا جو مسلمان یونانی رعایا ہوگئے ہوں اُنکو اختیار ہوگا کہ وہ ترکی قومیت قبول کرلیں۔ بشرطیکہ موجودہ شرائط نامہ کے تین برس کے اندر وہ حکام مجاز متعلق کو اطلاع دیدیں۔ شرائط نامہ مذکور کے موافق اپنے اپنے مقبوضات واقعہ یونان پر قابض رہینگے۔ اور اُس جائداد کا انتظام رہینگے۔ اسی طرح سے جو باشندے یونان کے بوجہ تغیر سرحد ٹرکی کی رعایا ہوگئے ہیں۔ اور جو شخص کہ ان مقامات کو بالفعل اپنا وطن مقرر کر چکے ہیں۔ ٹرکی اُن کو بھی وہی حقوق مذکورہ دیگی جو یونان مسلمان دیگا۔ باشندے یا متوطن اُس ملک کے جو ٹرکی کو ملا ہے یا ان مقامات کی کسی جماعت کے وکلاء اگر تہیلی راضی رکھتی ہوں۔ تو اُنکو اختیار ہوگا کہ وہ حد کے پار جاکر مثل سابق بلا مزاحمت اُن اراضی کی زراعت کریں اور یہی حق اُن باشندگان تہیلی کو حاصل ہوگا جنکی اراضی اُس ملک میں واقع ہو جو سلطنت کو دیا گیا ہے ✦

(۸) مبادی صلحنامہ کے آرٹیکل نمبر ۱۵ کے بموجب جب یونان ٹرکی کو ایک لاکھ ترکی پونڈ بطور معاوضہ اُن نقد کے دیگا۔ جو یونانی فوج نے لوگوں کو پہنچایا۔ یہ رقم مسوقت دیجائیگی جبکہ معاوضہ جنگ دیا جائیگا۔

(۹) یونان اور ٹرکی کے مابین خاص انتظام اس غرض سے ہوگا کہ جو حقوق قنصل کو دیئے گئے تھے۔ اُن استعمال نہ کیا جائے۔ اور معمولی اجرائے عدالت میں مداخلت نہ ہونے پائے۔ اور احکام جاری شدہ تعمیل ٹھیک ٹھیک ہوسکے۔ اور اگر یونانی رعایا اور عثمانی رعایا اور دیگر ممالک کی رعایا میں تنازعات جسمیں دیوالے کے مقدمے بھی شامل کئے جائینگے۔ تو عثمانی رعایا اور ممالک غیر کے لوگوں کے مقاصد کی ہوسکے۔ مگر قبل از جنگ جو یونانی رعایا کو ایسے حقوق حاصل تھے جو اور ریاستوں کی رعایا کو حاصل

اُسمیں تغیر نہ ہوگا۔ جو دیوانی کے تنازعات رعایائے یونان اور رعایائے عثمانی کے درمیان واقع ہوں اگر وہ ایسے ہیں۔ کہ اعلان جنگ کے بعد عدالتوں میں رجوع ہوئے ہوں اُن کا انفصال اُس قانون سے ہوگا جو جنگ سے پہلے جاری تھا۔ اور جو مقدمات اعلان جنگ کے بعد میں پیدا ہوئی ہوں۔ اُن کا انفصال اُس یورپین قانون کے بموجب ہوگا جو ٹرکی اور سرویا کے شرائط نامہ ۹ مارچ ۱۸۶۹ء میں مبنی ہے۔

(۱۰) شرائط نامہ ۲۴ مئی ۱۸۷۱ء کی شرائط جو تجارت سے علاقہ رکھتی ہیں۔ وہ قایم رہینگی۔ سوائے اُن شرائط کو جو اس عہدنامہ سے بدل دیئے گئے۔ گورنمنٹ ٹرکی کو حق حاصل ہوگا کہ اُس شرائط نامہ کی رو سے جو سلسلے پیدا ہوں اُنکے انفصال کے لئے اپنی تجاویز کو اُن ممالک کے روبرو پیش کرے جنہوں نے شرائط نامہ مذکور پر دستخط کئے تھے۔ اور اُنکے فیصلہ کو یونان پر قبول کرنا لازمی ہوگا۔

(۱۱) یونان اور ٹرکی راضی ہیں۔ کہ اس عہدنامہ کی تصدیق ہونے کے تین مہینے کے اندر انتظامات ذیل کو فیصل کرینگے۔

(الف) ایک شرائط نامہ اُن تجاویز کی بنیاد پر مرتب کیا جائیگا۔ جو یونان اور ٹرکی کے مابین ۱۸۷۶ء میں وقوع میں آیا تھا۔ اور مسئلہ قومیت کے اختلافات سے تعلق رکھتا تھا۔

(ب) ایک شرائط نامہ قنصلوں کے اختیارات کی بابت تحریر کیا جائیگا جسمیں پابندی اُن شرائط کی کیجائیگی۔ جو آرٹیکل نمبر ۹ کے اول فقرہ میں مندرج ہیں۔ اور جو مبادی عہدنامہ کے آرٹیکل نمبر ۳ کے رو سے قرار پا چکا ہے۔

(ج) ایک عہدنامہ محجرین اس غرض سے مرتب کیا جائیگا کہ محجرین کا تبادلہ باہمی ہوا کرے۔

(د) ایک شرائط نامہ اس غرض سے مرتب ہوگا۔ کہ مشترکہ سرحد پر رہزنی کا انتظام کیا جائے۔ فریقین کو اختیار ہوگا۔ کہ بعد میں ایک عہدنامہ تجارتی و جہاز رانی مرتب کریں۔ اور جبتک یہ آخرالذکر عہدنامہ نہ ہو جائے سر وقت تک تجارت و جہازرانی دونوں ممالک کے مابین آزادی کیساتھ ہوگی۔

(۱۲) ڈاک کے تعلقات جو یونان اور سلطنت عثمانیہ کے مابین چند سال سے خراب ہو رہے ہیں۔ وہ اُن قواعد سے قایم کئے جائینگے۔ جو فریقین کی رضامندی سے بعد میں قرار پائیں۔ جبکہ دونوں ممالک کے محکمہ ڈاک اُسکے متعلق کوئی خاص شرائط نامہ مرتب کرینگے۔ اور اس اثنا میں دونوں کے خاص منتخب شدہ نمائندے ہیں۔ ایک دوسرے سے ڈاک اور پارسل مرسلہ یا وصولی کیا کرینگے۔ اور خشکی اور بحری راہ سے اُن ہتوں پہنچا دینگے جن مقامات کو وہ بھیجے گئے ہیں۔

(۱۳) دونوں ممالک کے محکمہ تار برقی اس بات کا انتظام کرینگے کہ دونوں میں ایسا سلسلہ جاری ہو جائے جس سے جلد اور آسانی سے تار پہنچ سکیں۔

(۱۴) تاکہ پر امن ہمسائگی کے تعلقات دونوں ممالک میں قایم رہ سکیں۔ اسلئے گورنمنٹ یونان و ٹرکی ذمہ کرتی ہیں۔ کہ اپنے اپنے ملک میں ایسی کارروائیاں نہ ہونے دینگی جس سے ہمسایہ کے ملک کے امن میں خلل پڑے

(۱۵) اگر شرائط نامہ کے انجام پانے میں ٹرکی اور یونان میں کوئی اختلاف ہو۔ تو اور مختلف فیہ کو دونوں میں سے کوئی فریق قسطنطنیہ میں سفیران دول کی پنچایت کے لئے پیش کر سکے گا۔ اور اُنکے فیصلہ کی پابندی دونوں پر لازم ہوگی۔ یہ پنچایت خواہ سب ملکر کریں۔ یا صرف وہی کریں جنکو فریقین نامزد کریں۔ اُن کو اختیار ہوگا کہ وہ سفیروں کے روبرو براہ راست یا خاص وکلا کے ذریعہ سے پیش کریں۔ اگر سفیروں کی رائے مساوی ہو۔ تو پنچ ایک اور پنچ انتخاب کر لینگے۔

(۱۶) اس عہدنامہ پر شاہ یونان اور سلطان المعظم کی تصدیق آج سے پندرہ دن کے اندر یا اس سے جلدی کی جائیگی۔ اس کو یقین کر کے وکلائے فریقین نے عہدنامہ ہذا پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اور اپنے اپنے ملک کی مہریں کر دی ہیں۔

اسکے دو قطعے ۲۲ نومبر ۱۸۹۷ء کو قسطنطنیہ میں تیار کئے گئے۔

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۷ء

دستخط میرو کورڈیٹوس — دستخط اسٹیفانونس

دستخط توفیق — دستخط حسن فہمی

(ضمیمہ الف) چونکہ وکلا یونان نے درخواست کی ہے کہ مبادی عہدنامہ کے آرٹیکل نمبر ۳ کے تعلق جو

سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے تجویز کیا ہے طلاعدیکلئے۔ اسلئے عثمانی وکلا رضامند ہیں کہ اُن کو فوراً قبل تصدیق عہدنامہ طلاعدیں۔ کہ ان انتظامات کی خاص بنیاد کیا ہے۔ اور عثمانی گورنمنٹ نے کیا فیصلہ کیا ہے مگر اُنپر بحث کرنا جائز نہ ہوگا اور وہ امور یہ ہیں:۔

(۱) یہ تعین کیا جائے کہ قنصلوں کے حقوق محصولات کے حدود کیا ہیں۔

(۲) دیوانی اور تجارتی معاملات میں یونانی قنصلوں کی نسبت عثمانی عدالتیں جو فیصلہ کریں اُنکی یقینی تعمیل ہو۔

(۳) رعایائے یونان کے تولمن کا تصفیہ کرنا اور اُن شرائط کا قایم کرنا جنکی رو سے پولیس مداخلت کر سکے علی الخصوص اُن مقدمات میں جنمیں عثمانی حکام طلب کریں اور سفیر کا دارو غہ نہ حاضر ہو۔

(۴) ان شرائط کا تصفیہ کرنا جو ایسے وقت میں عملیں لائی جائیں جبکہ قنصلوں کے وکلا اُن عدالتوں میں حاضر ہوں جنمیں مشترکہ مقدمات رجوع ہو رہے ہوں

(۵) قانون مجریہ کے رو سے عثمانی عدالتوں اپیل کے حدود اختیار کا تسلیم کرنا۔

(۶) عثمانی عدالتوں کو اُن مقدمات میں اختیار دینا جنمیں یونانی رعایا کا تجارتی دیوالہ نکلا ہو۔ اور اُن فوجداری معاملات میں عدالتہائے مذکور کا مقتدر ہونا جو دو یونانیوں کے درمیان ہو یا یونانی اور کسی اور ملک کی رعایا کے مابین ہو۔

(۷) یونانی رعایا کی بابت جوڈیشل کامذات کی معنی قایم کرنا اور مشترکہ مقدمات میں عثمانی عدالتوں کے فیصلہ کا اجرا عثمانی اہلکاروں کے ذریعہ سے کیا جانا۔

یونانی وکلا ان معاملات کی اطلاع پاکر ظاہر کرتے ہیں کہ عہدنامہ کی تصدیق ہونیکے بعد آخری مباحثہ اور معاملہ ان امور میں ہوگی۔ اور درصورت اختلافات عہدنامہ کے آرٹیکل ۹ کے بموجب قسطنطنیہ میں ممالک اعظم کے سفیروں کی پنچایت سے فیصلہ ہوگا۔

قسطنطنیہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۷ء

(ضمیمہ ب) عہدنامہ کو آرٹیکل کے موافق جسکا مبادی عہدنامہ کے آرٹیکل نمبر ۳ میں ذکر ہے تجارتی و جہازرانی کا عہدنامہ اُس عہدنامہ کے تصدیق ہونے کے بعد دو برس کے اندر انجام پائیگا۔ اس اثنار میں اُس قانون پر جو پیر سے عملدرآمد ہوگا جو قبل از جنگ جاری تھا۔ اگر یہ عہدنامہ تجارت و جہازرانی دو برس کے اندر طے نہ ہو جائے تو فریقین عہدنامہ کے آرٹیکل نمبر ۱۲ پر جسکا ذکر مبادی عہدنامہ کے آرٹیکل نمبر ۳ میں درج ہے کاربند ہونگے یہ طے پایا کہ اگر جدید عہدنامہ تجارت و جہازرانی باوجود تصدیق ہو جانے کے اسوجہ سے عملمیں نہ لایا جا سکے کہ وہ فریقین کی خواہش کے موافق طے نہیں پایا تھا۔ اسصورت میں اُسی قانون پر باہمی عملدرآمد رہیگا جو قبل از جنگ جاری تھا جبتک کہ کوئی جدید عہدنامہ طے نہ ہو جائے اور اس کا اجرا نہ ہو جائے۔

(از روزانہ اخبار دہلی)

قسطنطنیہ ۱۴ دسمبر ۱۸۹۷ء

ریاعیات عمر

اس کے لوگ عرصہ دراز سے مشتاق تھے۔ اگرچہ عمر خیام اور فرید الدین عطار کی رباعیاں مشہور ہیں مگر سرمد کی رباعیوں میں کچھ اور ہی لطف ہے۔ انہوں نے توحید کے ہر مضمون کو مختلف انداز میں ادا کیا ہے۔ جو لطف ایک مسلمان اُٹھا سکتا ہے۔ وہی لذت ایک ہندو بھی حاصل کر سکتا ہے۔ غرضیکہ یہ رسالہ نایاب قابل دید۔ صوفیوں کی جان ہے۔ قیمت ۲ عاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار وکیل امرتسر

CHAMBERLAIN'S PAIN BALM

چیمبرلینس پین بام

(چیمبرلینس صاحب کی دوائی دافع درد)

(امریکہ میں بنائی ہوئی)

تمام دنیا میں ہر قسم کی درد کے فوراً دفع کر دینے کے لئے مشہور ہے خصوصاً ہر قسم کے گنٹھیا۔ کبراپن۔ موچ۔ لنگڑاپن اور ورم کے لئے مفید ہے۔ زخم چوٹیں جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ درد سر۔ درد دندان اور درد گوش کے لئے نافع ہے۔ درد پہلو اور درد پشت کے بھی بہت اچھا علاج ہے غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے قیمت چھوٹی قبل ایک روپیہ بڑی قبل دو روپے

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات امرتسر سے ملسکتی ہے

محمد امام الدین منیجر وکیل
ریل ہال امرت سر نے محمد حسین

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ برائی مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین کریٹ جو یکم نومبر ۱۸۹۷ء کے بعد دفتر وکیل میں موصول ہوا + میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۸ء

	روپیہ	آنہ	پائی
شیخ ہوشناک مند صاحب از فورٹ سنڈیمن	۴۳	۱۱	۶
سردار محمد یوسف صاحب از ژوب	۵	۰	۰
منشی محمد دین صاحب معرفت شیخ رحیم بخش صاحب از لاہور	۲	۰	۰
میزان	۱	۰	۰
	۵۱	۱۱	۶

امیر ابن الرشید والی نجد جنکا ذکر خیر اکثر وکیل میں ہوتا رہتا تھا - بقول مصری نامہ نگار پاؤ نیر پچھلے دنوں جوار رحمت الٰہی میں جا بسے + اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن + اِن کی تصدیق ابھی کسی مصری اخبار سے نہیں ہوئی - مگر بظاہر کوئی وجہ نامہ نگار مذکور کی تحریر پر اعتبار نکرنیکی نہیں پائی جاتی - یہ وہی فدائے قوم وملت اور ہمدرد اسلام امیر کبیر تھا - جس نے چند ہفتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن کو کثیر التعداد خالص عربی گھوڑے تحفتاً ارسال کئے تھے - نامہ نگار کی تحریر حسب ذیل ہے: "خدیو کے بڑے عمزاد بھائی شہزادہ عزیز کی نسبت جو کچھ عرصہ ہوا قاہرہ سے نجد کو گئے تھے - خبر ملی ہے کہ وہ مشکلات میں مبتلا ہو گئے ہیں - عام خیال ہے کہ اُن کو خدیو نے خاص سفارت پر امیر نجد کے پاس بھیجا تھا - اَب پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ نجد کے راستہ میں خانہ بدوش بدویوں نے شاہزادہ اور اُنکے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا ہے - مشہور امیر نجد الرشید جو وسط عرب کے سب سے زبردست عرب امیر تھے - اور جنکی طرف ہی پرنس عزیز کو بھیجا گیا تھا پچھلے دنوں فوت ہو گئے ہیں اور اُن کی جگہ اُنکا بھتیجا ابن معتد ابن الرشید نجد کا امیر ہوا ہے - مرحوم امیر وہابیہ فرقہ کے نہایت پرجوش مسلمان اور نامور شاعر تھے - سلطان المعظم کو (فتوحات یونان پر) انہوں نے ایک مشہور قصیدہ (جسکے چند شعر وکیل میں درج کئے گئے تھے - ایڈیٹر) ارسال کیا تھا - اُنکی طاقت بہت زبردست تھی - اور کل نجد پر اُنکو کامل اقتدار حاصل تھا عثمانیہ گورنمنٹ اُن کے اندرونی معاملات میں کبھی دخل نہیں دیتی تھی - حایل اُنکا دار الخلافہ تھا" +

احمد واد اڈیٹر صاعقہ اور شیخ منفلوطی کو جنہیں خدیو کی شان میں بے ادبانہ نظم لکھنے کے جرم میں سزا ملی تھی اپیل پر جانے معاف اور علی الترتیب ۲۰ و ۱۲ ماہ کی قید سے چھ چھ ماہ کی قید تخفیف کر دیگئی ہے - باوجود ایسی عبرت بخش سزاؤں کے بعض بدباطن اَبھی درست نہیں ہوئے - مندرجہ بالا نظم کے بعد ایک اور مصری اخبار "الرائے العام" کے مالک واڈیٹر اسکندر شاہین نے جو شامی عیسائی ہے - خدیو اور اُنکی والدہ مکرمہ کی اپنے اخبار میں توہین کی جسپر گرفتار ہو کر اُسپر مقدمہ بنایا گیا ہے - جسکی اوّل سماعت یکم جنوری کو ہوئی +

گورنمنٹ مصر نے انگریز مشیر قانونی کی تحریک پر مجموعہ تعزیرات کی ۳۲ ویں دفعہ کو منسوخ کر دیا ہے اس دفعہ کی رُو سے قتل کے مقدمات میں ملزم کو دو عینی شہادتوں کے بغیر موت کی سزا نہیں دیجا سکتی تھی - اَب یہ سزا عام قیاسی شہادت پر بھی جس سے ملزم کے برخلاف رائے قائم کیجا سکتی ہو دیجا سکیگی - انگریزی اخبارات اس اصلاح اور مصری قانون کی ترقی سے بہت خوش ہیں - مگر مصری اخبارات اس ترمیم کو شریعت اسلام کے صریح خلاف قرار دیتے ہیں - اور عام مدبروں اور انسانی ہمدردوں کے نزدیک بھی مصری گورنمنٹ کی یہ کارروائی کبھی مستحسن خیال نہیں کی جائیگی - کیا گورنمنٹ اور اُسکے مشیر دنیا پر یہ الزام عائد نہیں ہو سکتا کہ جبکہ اکثر مہذب ملک موت کی سزا کو ہی سرے سے موقوف کر رہے ہیں - مصر کے مہذبوں نے اس خوفناک سزا کے دائرہ کو اور وسیع کر دیا ہے ؟ ایک انگریزی اخبار نے یہ لکھکر کہ اس سے مسلح ڈکیتیوں کا بہت کچھ انسداد ہو جائیگا انگریزی قبضہ اور انتظام کے مخالفین کو یہ الزام دینے کا موقعہ دیا ہے کہ مصر ایسے امن پسند ہموار اور سہل الحصول ملک میں بھی ۱۵ برسوں کے اندر جو انتظام ایسے جرائم کا انسداد نہیں کر سکا وہ کسی طرح قابل تعریف نہیں کہلا سکتا +

بندر وولو میں ۱۵ - شعبان کو جو امیر المومنین کی ولادت کا یوم سعید ہے بڑی دھوم دھام سے خوشی کے جلسے کئے گئے +

مسلمان مہاجرین اور ترکی - جو مسلمان قلمرو عثمانیہ میں ہجرت کر آئیں اُنکو آباد کرانے کے لئے خود امیر المومنین کی زیر صدارت ایک کمیشن قائم کی گئی ہے - جسکے نائب صدر انجمن توپخانہ کے افسر اعلے مارشل ذکی پاشا مقرر کئے گئے ہیں - اسیغرض کے لئے پہلے بھی کئی برس ایک کمیشن مقرر تھی جو تین برس ہوئے توڑ دی گئی تھی تھوڑا عرصہ ہوا ایک خاص کمیٹی کی معرفت سلطنت کے غیر آباد اضلاع کا نقشہ بنوایا گیا تھا - جدید کمیشن اس نقشہ سے کام لیکر پہلے اِن اضلاع کو آباد کرائیگی +

ایشیا کوچک میں اس دفعہ سردی اور برفباری کے قبل از وقت شروع ہو جانے سے سرمائی فصلوں اور انگورونکو بہت نقصان پہنچا ہے - مگر کوئلہ کے نرخ میں جسے عموماً دہقان تیار کرتے ہیں یکلخت کئی گنی زیادتی ہو جانے سے دہقانوں کے نقصانات کی بہت کچھ تلافی ہو گئی ہے - گو اس سے شہروں کے غبار کو بہت تکلیف پہنچی ہے - طرابزون اور سیواس کے درمیانی ساحل پر جا بجا روشنی کے مینار بنا دیئے جانے سے کئی برسوں سے کسی جہاز کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا - مارشل شاکر پاشا انسپکٹر جنرل ولایات اناطولیا - نومبر کا سارا مہینہ طرابزون کے سرکاری دفاتر اور محکموں کا معائنہ اور پڑتال کرتے رہے - مگر وہاں کے والی قدری بے کا انتظام اور نگرانی ایسی عمدہ تھی کہ مارشل ممدوح کو اعتراض کرنے کا کوئی موقع نہ ملا اور وہ وہاں سے بہت خوش گئے +

قسطنطنیہ سے ہر سال مذہبی تعلیم پانے والے طلباء کا جم غفیر جب سے پہلے صوبجات میں بھیجا جاتا ہے - جہاں وہ رجب شعبان اور رمضان تین مہینے وعظ کرتے رہتے ہیں - انکو شیخ الاسلام منتخب کرتے ہیں - اور سرکاری خزانہ سے سفر خرچ دیا جاتا ہے - سلطان المعظم بھی جیب خاص سے ہر ایک کو فقا کو معقول رقم عطا فرماتے ہیں +

کریٹ میں یورپین مشترکہ فوجی عدالت نے تین مسلمانوں کو چند عیسائیوں کے قتل کے جرم میں جو سزا دی تھی اُسپر عدالت مذکور کے آسٹرین ممبر نے اعتراض کیا ہے کہ عدالت نے موجودہ اصول قانون کے صریح برخلاف فیصلہ دیا ہے - عثمانیہ گورنمنٹ نے بھی فیصلہ کے ماننے سے بدیں وجہ انکار کر دیا ہے کہ اس خود ساختہ عدالت کو کوئی اختیار سماعت مقدمات کا حاصل نہیں +

سمرنا کے ایک اسلامی کلب نے دسمبر کے پہلے ہفتہ میں مظلوم مسلمانان کریٹ کے لئے تماشا کیا - جس سے ۱۲ ہزار پیاستر حاصل ہوئے - وزیر اعظم نے بھی اسی ہفتہ میں کل صوبوں کے گورنروں کو تار دیئے کہ ان مغلوب الحال مسلمانوں کے لئے لوگونکو نقدی یا جنس میں چندہ دینے کی ترغیب دیں +

تھیلی گورنمنٹ فتح تھیلی کی یادگار میں ڈاک کا ایک خاص ٹکٹ رائج کرنے والی ہے - وہ موجودہ ٹکٹوں کے مشابہ ہوگا مگر یہ زیادتی ہوگی کہ "تھیسلی" کا لفظ بھی اُسپر منقوش ہوگا +

نشاط پاشا اور اُسکے بھائی کو جو البانیا کے ضلع اولونا کے رئیس ہیں - جنگ یونان کیلئے مجاہدین کی ایک پلٹن تیار کرنے اور افواج قاہرہ کی امداد کرنیکے صلہ میں اعلے خطاب عطا کئے گئے ہیں +

وولو اور پریویسا سے ۷۰۰ بیمار سپاہی ۲ - دسمبر کو ڈارڈینیلز پر اندارہ اور اسمرنا پہنچے - اُسیدن ۲۲ اور مجروح سپاہی ہسپتال ملیذ سرا سے صحت یاب ہو کر گھر روانہ ہوئے - یونانی اسیران جنگ کو معاہدہ پر دستخط ہو جانیکے بعد امیر المومنین نے فی سپاہی ایک ایک پونڈ اور فی اَن کمیشنڈ افسر پانچ پانچ پونڈ جیب خاص سے عطا فرما کر یونان کو رخصت کر دیا +

امیر المومنین نے ۱۲ سپہ سالاروں - ۳۵ کپتانوں اور ایک لفٹنٹ کو میدان جنگ میں بہادری دکھانیکے صلہ میں ترقی دی ہے - مگر وہ سردست موجودہ عہدہ پر رہینگے - جون جون اعلے مدارج میں اسامیاں خالی ہوتی رہینگی اُنکو مِلتی جائیگی +

دسمبر کے پہلے ہفتہ میں افواج مقیمہ تھیلی اور اپائرس کی ایک مہینہ کی تنخواہ (۶۰ ہزار پونڈ) سالونیکا کے خزانہ سے روانہ کی گئی - اُن میں ۴۵ ہزار تھیسلی کی افواج اور باقی اپائرس کی فوج کے لئے تھے - اس سے کچھ دن پہلے ایک جہاز پر ۱۶ - سو بوری آٹا اور سو بارکش جانور سالونیکا سے تھیلی کو بھیجے گئے تھے +

قبول اسلام - عربی اخبار فرات کے ملاحظہ سے فرانس کے پایہ تخت مین ایک اور شخص کے مسلمان ہونیکی خبر نظر سے گذری - دولت علیہ عثمانیہ کا ایک عیسائی طالب علم تحصیل علم کی غرض سے پاریس یا یہ تخت فرانس مین رہتا تہا - مدت سے اسکو تحقیقات دینی کا شوق تہا اور دین حق کی تلاش مین مدت سے سرگرم و مشغول رہا کرتا تہا - آخر ش تحقیقات کثیرہ اور تدقیقات عمیقہ کے بعد اسکو اس امر کا یقین کامل ہوگیا کہ اسلام ہی دین برحق ہے اور تمام ادیان عالم پر فضیلت کلی رکہتا ہے اس یقین کے بعد اسنے سلطنت عثمانیہ کے سفیر کبیر منیر بک آفندی مقیم پاریس کی خدمت مین مشرف باسلام کرنیکی درخواست کی - اور حضرت ممدوح نے آرمنی راہب مقیم پاریس کو اسکی اطلاع دینے کا حکم دیا - اور از روئے قانون دولت فرانس جن جن کارروائیون کی ضرورت تہی کی گئین پھر حافظ مصطفے آفندی امام سفارت عثمانیہ نے کلمہ طیبہ پڑہا کر مشرف باسلام کیا اور زمرۂ حق مین داخل کیا - اور اسی کی خواہش کے مطابق مصطفے رشید نام رکھا -

اس نو مسلم کا ختنہ احمد آفندی جراح نے کیا جسوقت ایک جماعت کثیر حاضر تہی - حاضرین سے ایک طالب علم نے کھڑے ہوکر ایک فصیح و بلیغ خطبہ پڑہا - اور اخیر مین حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کیلئے دعا مانگی اور حاضرین نے تہ دلسے آمین کہی - دولت عثمانیہ کی تمام رعایا مقیم پاریس اور مسلمانان تونس و الجزائر دم اکو نے مصطفے رشید کی ملاقات کی اور دین برحق کے قبول کرنے پر مبارکباد دی -

مملکت فرانس جہان عیسائیون کا زور و دہریت کا شور دشمنان اسلام کا شور و غوغا فسق و فجور کی دہوم دہام درجہ ترقی پر ہے ایسے مقام مین اگر متزلزل العقیدہ مسلمان بہی چند روز اقامت کرے تو عجب نہین کہ بے ایمان ہو جائے - مگر ایسے مقام مین رہکر اسکی تحقیقات نے اسلام کی حقانیت کو اسکے دل پر متیقین کر دیا - اور نور حقانیت اسکے قلب پر چمک گیا - کیا یہ اسلام کی حقانیت کی دلیل و برہین معجزہ نہین ہے -

پچھلے ہفتہ عکہ و دمشق ریلوے کے اجارہ دار مسٹر پلنگ کے اجارہ کے منسوخ ہو جانیکی خبر لکہی گئی تہی - اخبار لیوانٹ ہیرلڈ اسکی تردید کرتا ہے - مگر صباح نے اس تردید کی تردید کرکے تحریر کیا ہے - کہ منسوخی کی خبر بالکل درست ہے اور کہ عثمانیہ گورنمنٹ نے اجارہ دار سے دسہزار پونڈ پر ریلوے سامان خرید کر لیا ہے -

بیروت کے گورنر کی زیر حمایت اعانت یتامیٰ اور مجروحین عساکر کے لئے "الائنس" اپوتنگ پارٹی کا جلسہ ہونیکی خبر کسی پچھلے ہفتہ مین لکہی گئی تہی - اس سے معقول آمدنی ہوئی جسکی ہمیزان ولایت کے دیگر چندون سمیت ایک لاکھ قرش ہوگئی - اور یہ رقم فی الفور آستانہ علیہ کو بہیجدیگئی +

ایشیا کوچک کے قصبہ قیصریہ سے ایک انگریز آباد کار جو تین برس کے بعد پہر وہان گیا ہے تحریر کرتا ہے - کہ مین ان تغیرات کو دیکہکر جو میری غیبت مین واقع ہوگئے ہین - حیران رہگیا ہون - قزاقی کا اب نام و نشان نہین رہگیا - اور گورنمنٹ کا رعب و اقتدار اور انتظام نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوگیا ہے - ہر ایک شہر اور قصبہ مین (بالطبع پولیس) کی تعداد بڑہا دیگئی ہوئی ہے - اور شاذ و نادر ڈکیتی کا جو کوئی واقعہ ہوتا ہے اسکی فوراً تفتیش شروع ہوکر مجرمون کو گرفتار کر لیا جاتا ہے - ایسا امن و امان اپنی رہائش کے پہلے چالیس برسون مین کبہی نہین دیکہا تہا - اس سال برفباری کے قبل از وقت شروع ہو جانیسے فصلون کا البتہ بہت نقصان ہوا ہے - اور غلہ کی مقدار کثیر خرواروں مین ہی سڑ گئی ہے - لیکن پچہلے دو برسون مین اسقدر پیداوار ہوئی تہی - کہ لوگون کے پاس کافی غلہ موجود ہے اور انکو اس فصل کے غلہ کے خراب ہو جانے سے کوئی چندان تکلیف محسوس نہین ہوگی -

قسطنطنیہ کے پرمٹ خانہ کے گودام گہرون مین قلت جگہ یا انگریزی اسباب ہی کو کم جگہ دینے کے باعث انگریز تجار کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے - اسباب کئی کئی دن کشتیون پر پڑا رہتا ہے اور خشکی پر اتارا نہین جا سکتا - جس سے انگریزی تجارت اور جہازون کو دو سو پونڈ یومیہ کا سردست نقصان پہونچ رہا ہے - اور آئندہ کے لئے اندیشہ ہے کہ سوداگر انگریزی مال منگوانا ترک کر دینگے - افسران پرمٹ نے متواتر شکایتون پر دس کلرک ایزاد کر دئے ہین - تاکہ کام جلد سرانجام ہو جایا کرے +

دمشق مین کئی برسون کے بعد نقش اور طلائی ڈوری بنانیکی صنعت کو پہر بہت فروغ ہوگیا تہا مگر اضافہ تنخواہ کیلئے کاریگرون کے کام چہوڑ دینے اور تواہرہ مین چند سوداگرون کا دیوالہ نکل جانیسے وہ پہر مدہم پڑ گئی ہے - بیس برس ہوئے اس کے متعلق ۶۰۰۰ کرگہے تہے جنمین بیس ہزار کاریگر کام کرتے تہے - اب صرف ۳۸۰۰ کرگہے اور تقریباً دسہزار آدمی کام کرتے ہین -

امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ یدی کولی کے کارخانہ سوت و پارچہ سازی کے لئے جو روئی آئے اوسپر محصول درآمد نہ لیا جائے +

پیرس مین دو کمپنیون نے جو چند برس ہوئے ٹرکی مین کاروبار کرنیکے لئے قائم ہوئی تہین کاروبار بند کر دیا ہے - **عثمانیہ بیڑہ** کا پہلا حصہ دوسرے ڈویژن کی جگہ جو سمرنا سے سالونیکا گیا ہے - ڈارڈنیلز سے سمرنا بہیجا گیا ہے - اسکے افسر اعلیٰ امیر البحر حسن رامی پاشا ہین - ہمین آہن پوش جہازات مسعودیہ - حمیدیہ - و عزیزیہ - کروزر اسمر اور چند تارپیڈو کشتیان ہین - ڈارڈنیلز کے دہانہ پر قلعہ کپاز کے پیچہے جو مورچے اور قلعے تعمیر ہو رہے تہے - شدت سرما کے باعث اوپر کام بند کر دیا گیا ہے - اور جو فوجین اوپر کام کر رہی تہین انکو موسم سرما بسر کرنیکو لئے قلعہ کلید البحر اور چمن لک مین بہیجدیا گیا ہے - ان نئے مورچون پر ۶ - انچ قطر کی چار کرپ توپین چڑہائی جائینگی +

رومانیا کے دارالخلافہ بخارسٹ مین ایک اخبار نویس جنگ ڈوایل مین ہلاک ہوگیا ہے - ریاست مذکور مین ابتک یہودیون کو بہی فوج مین داخل کیا جاتا تہا - اب گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ انسے فوجی خدمت کے عوض بدل عسکریہ کا خاص ٹیکس لیا جایا کرے - اثیر معترض ہونیکی لئے تقریباً تیس ہزار یہودیون نے جو فوجی خدمت کر چکے تہے - ۲۸ - نومبر کو بخارسٹ مین عام جلسہ کیا - مگر عیسائیون کے مخل ہو جانے سے وہ ملتوی ہوگیا - اور شہر مین عیسائیون اور یہودیون کے درمیان کچہ دن جا بجا ہنگامے ہوتے رہے -

ترکی گورنمنٹ نے یونان کو غلہ جانیکی اجازت دیدی ہے - ۱۱ - دسمبر کو ۱۲۵۰ ٹن آٹا اور جوانوں مقیمہ اپائرس کے لئے جہاز طائف پر قسطنطنیہ سے بہیجدیگئے - اس جہاز پر میجر رشید آفندی طواس کی پلٹن کے سپاہیون اور افسرونکو جنمین نے جنگ مین کمال شجاعت دکہائی تہی جنگی تمغے دینے کے لئے بندر پریویسا کو روانہ ہوئے +

بائیان کریٹ کے سرغناؤن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۵۰ اطاعت قبول کرنیکی طرف مائل ہوگئے ہین - مارچ ۱۸۹۷ء سے ۲۱ - ستمبر ۱۸۹۸ء تک ۱۳۵۰ مسلمان کریٹی ہجرت کرکے سمرنا پہونچے - جہان انکو کہانا اور پوشاک سرکاری خرچ سے ملرہی ہے -

کریمیا (مقبوضہ روس) کے رئیس علی چلبی امیروف آفندی نے انجمن اعانت اہالی کریٹ کو ۴۵ اچادرین اور ۵۵۰ جوڑے اونی جرابون کے ارسال کئے ہین - ۱۳ - دسمبر تک کریٹی مسلمانون کے لئے کل ۴۵۳۹۲ قرش چندہ جمع ہوا تہا - مسلمانان کریٹ کی پچاس یتیم بچے سمرنا کے حمیدیہ سکول مین داخل کئے گئے ہین جسکی عمارت مین اسی وجہ سے بہت اضافہ کیا گیا ہے

حکام ایڈریانوپل نے شروع دسمبر مین بازار یلدز سرا کے لئے اور ۱۵۶۵۰ پیاستر ارسال کئے جنسے انکو زمرسلہ کی کل تعداد ۲۲۰۹۳۰ پیاستر ہوگئی - اسی ہفتہ گیلی پولی مین مجروحین عساکر کے لئے جلسہ کیا گیا جس سے ۱۱۵۸۰ قرش آملی ہوئی - دو جرمنی سوداگرون نے بازار مذکور کے لئے ایک بڑا قالین بہیجا ہے +

CHAMBERLAINS COUGH REMEDY.

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی)

(امریکہ مین بنائی ہوئی)

ہر قسم کی کھانسی - زکام نزلہ - بچونکی کھانسی - کالی کھانسی سیل - گلے کی کہراہٹ اور ہر وقت کی تہوڑی تہوڑی کہانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے - امریکہ مین تمام ڈاکٹر اسکا استعمال کراتے ہین - ایک مرتبہ انکو آزمائی اور صحت پائی - قیمت چہوٹی بوتل ایکروپیہ - بڑی بوتل دو روپے + تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہین

یہ دوا شیخ فیروزالدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر سے مل سکتی ہے -

تازہ خبریں مع مختصر حواشی

لنڈن - ۸ جون - سوڈان - درویش شنڈی اور متمہ میں فوجیں جمع کر رہے ہیں - ام درمان میں بھی بہت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے ✦

کیپ ٹون - ۸ جنوری - **جنوبی افریقہ** - بسوتو قوم کے سردار ملشی و مسوفا اپنے اعلے سردار بروتھوڈی سے باغی ہو گئے - جسپر اُنسے پندرہ ہزار آدمیوں سے باغیوں کا احاطہ کر کے اُنپر حملہ اور اکثر کو قتل کیا - مزید لڑائی کی توقع ہے ✦

لنڈن - ۹ جنوری - **ٹرنسوال و ھندی** - گورنمنٹ ٹرنسوال نے کچھ عصہ ہوا جو یہ قاعدہ نافذ کیا تھا کہ ھندوستانی شہروں کے اندر نہیں رہ سکتے - اگر وہ ٹرانسوال میں رہنا چاہیں تو شہروں سے باہر اپنے جھونپڑے بنائیں - اِسی قاعدہ کے برخلاف برٹش گورنمنٹ کے وکلا بطور آزمائش مقدمہ کرنیوالے ہیں - کہ اگر اُنمیں کامیابی ہو گئی تو دیگر موجبات رنجش کا بھی عدالتی تدارک کیا جائے - (مگر خود انگریزی نوآبادی نٹال میں جہاں ھندیوں کو کتوں سے ذلیل سمجھا جاتا ہے - کیوں غریب الوطن ہندوستانیوں کے حقوق و عزت کی حفاظت نہیں کیجاتی - وکیل) ✦

لنڈن - ۹ جنوری - **سرویا** - شاہ حال کا باپ و معزول شاہ ملن یا میلان افواج سرویا کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے - سینٹ پیٹرزبرگ میں اِس تقرری سے بدظنی پیدا ہو گئی ہے ✦

لنڈن ۱۰- جنوری - **روس و چین** - چین نے روسی فوجی آلیق مقرر کئے ہیں - تین روسی بسالک پیکن پہنچ گئے ہیں - اِسی تاریخ لنڈن میں عام خبر تھی کہ انگلستان چین کو براہ راست اپنے پاس سے قرض دیگا - یہ رقم گورنمنٹ سرکاری تمسکات جاری کر کے بہم پہنچائیگی - اور اُسکی منظوری پارلیمنٹ سے لیگی - روسی قرضہ کی نسبت لکھا جاتا ہے کہ وہ تجویز غتربود ہو گئی ہے - کیونکہ جرمنی ساہوکاروں نے کہا تھا کہ جبتک یہ قرضہ شرکہ نہ بنایا جائے ہم اِس میں شامل نہیں ہوتے ✦

رائٹر ہانگ کانگ سے تار دیتا ہے کہ انگلستان اور روس میں تصفیہ ہو جانیکی پختہ افواہ ہے - چنانچہ ایک سٹیمر کے سوار انگریزی بیڑہ شمال سے ہانگ کانگ کو واپس آ رہا ہے ✦

لنڈن ۱۰- جنوری - **سوڈان** - موجودہ چڑھائی کا پہلا مدعا خرطوم ہے - مگر پیش قدمی اُس سے بھی پڑی جہانتک کہ ضروری خیال کیجائے جاری رہیگی ✦

لنڈن ۱۰- جنوری **یوگنڈا میں مکرر فساد** - یوگنڈا میں باغی سودانی سپاہیوں سے مکرر سخت لڑائی ہونے کی خبر ساحل پر موصول ہوئی ہے - میجر مکیڈانلڈ کا بھائی لفٹنٹ میکڈانلڈ اور ایک انگریز پادری دونوں قتل کر دیئے گئے ہیں - فوجیں بعجلت تمام محل واردات کو بھیجی جا رہی ہیں ✦

لنڈن ۱۱- جنوری - **گورنمنٹ ھند اور مالی مشکلات** - گورنمنٹ ہند بنک آف انگلینڈ سے یہ انتظام کر رہی ہے کہ بنک طلائی سکوں میں امانتوں کو قبول کر کے اُنکو گورنمنٹ کے حساب میں اُن نئے کرنسی نوٹوں کی ضمانت میں رکھے جو گورنمنٹ امانت دہندگان یا اُنکے مختار ان مجاز کو دیا کرے - یعنی جو لوگ ولائت میں گورنمنٹ ھند کے نام پر بنک انگلستان میں کوئی رقم پونڈوں میں جمع کرنا چاہیں بنک اُسے لیا کرے - اور گورنمنٹ ھندوستان میں اِس رقم کے عوض جمع کرنے والو نکو نوٹ دیدیا کریگی +

لنڈن - ۱۲ جنوری **فتح سوڈان** - ولائت سے ۵۶ ویں بانری عنقریب مصر کو جانیوالی ہے - آرٹلری فوز یلیئر رجمنٹ جو ھندوستان سے ولائت جا رہی تھی - سویز میں اُتر پڑی ہے ✦

لنڈن - ۱۱ جنوری **سرحدی ہنگامے اور چین** - مسٹر بلفور وزیر خزانے اپنی تقریر میں کہا کہ سرحد ہند کا محاربہ انگریزی اغراض کی محافظت کے لئے ضروری تھا - ہم قبائل یا اُنکے رسم و رواج کی آزادی میں خلل ہونا نہیں چاہتے - مگر پہاڑی راستوں کو اپنے قابو میں رکھنا ضروری ہے - جسکی مزید وجہ یہ ہے کہ ہم بیرونی حملہ سے امیر کی امداد کرنیکے پابند ہیں - اور اِن راستوں کے بغیر ہم اُسے امداد نہیں دے سکتے - چین کی نسبت کہا کہ وہاں ہمارے اغراض ارضی مقبوضات سے نہیں صرف تجارت کے متعلق ہیں - اور ہمارا فقط یہ دعوے ہے کہ سب ممالک کو تجارت کے لئے یکساں آسانیاں ملی رہیں ✦

لنڈن - ۱۲- جنوری **چینی قرضہ** - انگلستان اپنے خزانہ سے چین کو قرضہ دینے کے لئے اُس سے جو نامہ و پیام کر رہا تھا وہ غالباً طول اَمل ہو جائے - کیونکہ چین لیت و لعل کر رہا اور مختلف حجتیں اُٹھا رہا ہے - مزید برآں یہ بھی امید نہیں کہ باوجود اِن نخروں کے چین ہمکو قرض کے لئے کوئی مناسب ضمانت بھی دے سکیگا ✦

لنڈن ۱۲- جنوری **چین و جرمنی** - جرمنی نے شنگھائی اور کیاشو کے درمیان آمد و رفت کرنے کے لئے دو تجارتی سٹیمر کرایہ پر لئے ہیں - جرمنی اخبارات کا لہجہ کچھ عرصہ سے انگلستان کے خلاف میں نسبتاً دوستانہ ہو رہا ہے ✦

لنڈن ۱۲- جنوری **چچا اوم پال کی روباہ بازی** - گلوب اخبار لکھتا ہے کہ اگر مویشی کی وبا مانع نہ ہو جاتی تو ٹرانسوال اور جنوبی افریقہ کے ڈچ لوگ ضرور انگریزی علاقہ پر چڑھائی کر دیتے اُنکا ارادہ یہ تھا کہ کسی نہ کسی بہانہ سے اچانک اعلان جنگ کر کے ۴۸ گھنٹوں کے اندر کمبرلی - نیوکیسل اور دیگر کارآمد مقامو نپر قبضہ کر لیں - اور جب تک جب مراد شرطیں نہ منوالیں اُنکا قبضہ نہ چھوڑیں اِن شرائط میں ایک یہ بھی ہوتی کہ انگلستان کی حکومت کیپ کو لونی اور نٹال پر نہ رہے ✦

لنڈن ۱۲- جنوری **زلزلہ** - جزائر ملاکاس کے جزیرہ امسولنا کا صدر مقام زلزلہ سے بالکل تباہ ہو گیا ہے - پچاس آدمی ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے ہیں ✦

لنڈن ۱۳- جنوری - **سوڈان** - جبرالٹر کی گرینی ڈیئر (گورہ) رجمنٹ کو مصر جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے -

لنڈن - ۱۴- جنوری **مومباسا** - جب پنجابی رنگروٹ یوگنڈا پہنچ جائینگے - تو ۲۷ ویں بمبئی انفنٹری غالباً ھندوستان واپس بھیجدی جائیگی ✦

آتشزدگی - پچھلے دنوں جو لندن میں بہت بھاری آگ لگی تھی اُسکی نسبت جوری نے یہ فیصلہ صادر کیا کہ یہ ضرور کسی سازش کا نتیجہ ہے - جسکا ابھی پتہ نہیں ملا ✦

توسیع ریلوے لائن :- ٹرنس کسپین ریلوے کی توسیع سمرقند سے تاشقند تک ماہ آئندہ میں کھولی جائیگی مگر اندجان اور فرغانہ کی شاخیں فروری ۱۸۹۹ء تک ختم نہیں ہو سکینگے ✦

ھیفونگ پر حملہ :- ۸۰ سو بحری ڈاکوؤں نے ۵ تاریخ کو مضافات ھیفونگ پر جہاں یورپین آباد ہیں حملہ کیا اور معاً ایک وقت میں شہر کے چار و نطرف آگ لگا گئے - فرانسیسی بحری سپاہیونکی ایک پارٹی شہریونکی مدد کو آئی - اور اُنہوں نے سو ڈاکوؤں کو ڈھیر کیا - آتشزدگی میں بہت جان کا نقصان ہوا ✦

ایک رنڈی کا ہرجانہ - مدراس کے ایک مسلمان سوداگر عبدالقدوس صاحب پر سوبراما نیا نامی ایک رنڈی نے جو دعوے عہد شکنی دس ہزار روپیہ کی مالا دینے کا ہائیکورٹ مین دائر کیا تھا جو جسٹس ہاڈم کے پیش تھا - مستغاث علیہ نے کوئی ایسا وعدہ کرنے سے انکار کیا تھا - رنڈی کی طرف سے سرٹکنوردی براؤن اور مسٹر جے جی سمتھ پیروکار تھے - اور سوداگر صاحب کیطرف سے مسٹر ہیرڈلی نارٹن اور مسٹر ای ڈالی وکیل تھے - ظاہر ہے کہ ایسے نامور بیرسٹرون نے کیسی ٹال کی کہال نکالی ہو گی - رنڈی کا بیان تھا کہ بالعوض ناچ کرانیکے یہ وعدہ کیا گیا تھا - ایک خط مستغاث علیہ کا لکھا ہوا مستغیثہ کے وکیل نے پیش کیا کہ جسمین اسکو "معشوقہ" کے لفظ سے مخاطب کیا گیا تھا - عدالت نے چار روز کی سماعت کے بعد فیصلہ یہ دیا کہ رنڈی کا بیان صحیح معلوم ہوتا ہے گو اسمین مبالغہ ہو گا کہ مستغاث علیہ نے جو کچھ اسکو دینے کا وعدہ کیا تھا

ہندوستان کی خبریں

گوجرانوالہ کے سکھوں نے صحرا گڑھی کے مقتولین کی یادگار قایم کرنیکے متعلق حلیہ کے گورنمنٹ سے استدعا کی ہے کہ مقتولین کے ورثار کو سرکاری زمینیں رعایتی شرائط پر عطا کیجائیں۔ اور گورو گوبند سنگھ کے جنم کے دن سرکاری دفاتر میں تعطیل کی جایا کرے۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۹۶-۱۸۹۶ء کی پولیس کی رپورٹ پر رائے ظاہر کی ہے کہ مجسٹریٹوں کا میلان زیادہ تر نرم سزا دینے کی طرف ہوتا ہے۔ اور اس میلان کے دن بدن بڑھتے جانے سے جرائم کے ارتکاب میں ترقی ہو رہی ہے۔

مسٹر اٹین سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ مال مقروض زمینداروں کے متعلق چند ضروری مسائل پر ایک مہینہ لگانے کے بعد ستر دن کی رخصت پر جائینگے۔

پروفیسر گوکھلے نے یہ دیکھکر کہ اسکے اکثر دوست اس سے ابھی تک ناراض ہیں بمبئی کے اخبارات میں چٹھی شایع کرکے لکھا ہے کہ میرے لئے ولایت سے واپس آنے پر بھی ایک ایسا رستہ جس سے عزت اور تعمیل فرض قومی انسان بھی ذرق نہ آئے کھلا تھا کہ جو باتیں میں نے ولایت کے اخبار میں لکھی تھیں انکی تردید کردوں۔

قاضی محمد اسلم خاں صاحب سی ایم جی ڈویژنل وسشن جج لاہور کو جہلم تبدیل ہو جانے پر ۱۱ جنوری کی شام کو یورپین ہندو اور مسلمان معززین شہر کی طرف سے ٹون ہال میں الوداعی پارٹی دیگئی۔ قاضی صاحب موصوف نے ایک برس کے قیام میں اسقدر ہر دلعزیزی پیدا کرلی تھی کہ پہلے کسی پارٹی میں اسقدر ہجوم اور اجتماع شاذ و نادر ہوا ہوگا۔ ہر ایک شخص انکی بے تعصبی اور خوش اخلاقی کا مداح اور انکے تشریف لیجانے پر متاسف تھا ایسی نیکنامی اور عام ہر دلعزیزی بہت کم افسروں کو نصیب ہوتی ہے۔

مسٹر رینڈ کی بیوہ کو ۷۰ پونڈ اور اسکے بال بچوں کو فی کس ۲۱ پونڈ سالانہ اور لفٹنٹ آئرسٹ کی بیوہ کو ۱۵۰ پونڈ سالانہ کی پنشن دی گئی ہے۔

بمبئی میں طاعون پھر زور پکڑ گئی ہے۔ اوسط یومیہ اموات کی ستر اسی کے درمیان ہے باشندوں نے پھر بھاگنا شروع کردیا ہے۔ ۱۱ جنوری کو ۹۱ فوتشدہ ہوئے۔

درہ خیبر میں امن ہو جانے کے بعد سندہ سی پری کا تمام علاقہ غالباً صیغہ خارجیہ اپنے انتظام میں لیکر اسپر ایک پولیٹیکل کمشنر مقرر کریگا

سرحدی محاربہ جب تک بالکل ختم نہ ہو جائے کسی تمغہ ملنے کی گورنمنٹ کی پاس سفارش نہیں کیجائیگی۔

پونا میں ۱۱ جنوری کو ایک گورہ سارجنٹ نے بندوق سے خودکشی کرلی۔ متوفی بیوہ اور کئی بچے چھوڑ گیا ہے۔

آفریدی قبایل کے تمام رؤسا خیبل کے سوا دادی بازار کی موضع چنیا میں جمع اور اطاعت قبول کرنے پر مائل ہیں اگر ایسا ہو گیا۔ تو پھر موسم بہار میں تراہ پر کوئی چڑھائی نہیں ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ آفریدیوں کو سرکاری فوج سے اسقدر نقصان نہیں پہنچا۔ جسقدر کہ مال غنیمت کے تقسیم کرنے پر آپسمیں جھگڑ کر مرتے کٹتے ہیں۔

مسٹر کافورڈ کمشنر پونا نے "پونا اور دکن کی موجودہ مشکلات" پر ایک قابل قدر تصنیف شایع کی ہے جسمیں اس نواح کی تمام قوموں اور مذاہب کی پوری تشریح کرنے کے بعد ایک قوم کو بے اندازہ بلکہ بیوقوفانہ عروج دیئے جانے اور مسلمانوں کی اور ترقی سے بالکل غافل رہنے کے نتایج بد کو بخوبی واضح کرکے آخر میں چند بینظیر نصیحتیں گورنمنٹ کو کی ہیں۔ جو بشرط گنجایش کسی آیندہ پرچہ میں بالتفصیل درج کیجائینگی۔

شیخ میر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو آفریدیوں نے گنڈاڈچوکی سے تین میل پر ۱۰ جنوری کو قتل کردیا۔ وہ بلا گارڈ ہمراہی سے بارا کو واپس آرہا تھا۔ قاتل اسکی تین خچریں بھی لے گئے۔

خوست کا افغان گورنر شیریں دل خاں کہا جاتا ہے ۹ جنوری کو فوت ہو گیا۔

درہ خیبر کی سرکاری فوج ۱۱ جنوری کو ۴۸۰۰ من بھوسہ اور ۶۵۰۰ من ایندھن دیہات ملحقہ سے فراہم کرکے لنڈی کوتل لے گئی۔

راولپنڈی میں ایک گورہ لفٹنٹ گھوڑے سے گر کر فوت ہو گیا۔

تمام پریسیڈنسی بنکوں نے ایسے قرضہ کی شرح سود جو سرکاری نوٹوں کی کفالت پر دیئے جائیں بارہ فیصدی کردی ہے بمبئی میں روپیہ کی اسقدر قلت ہو گئی ہے کہ سونیکے سلاخوں کو رہن رکھنے پر بھی دو فیصدی ماہوار سود پر قرض نہیں ملتا۔

مکران (بلوچستان) کے ساحل پر دیسی قبایل نے ایک سرحدی پارٹی پر ۹ جنوری کو حملہ کرکے ۱۵ سو روپیہ نقد اور رائفلین لوٹ لیں اور کئی سپاہیوں کو قتل کیا۔ پارٹی کا افسر کپتان برن مقام فساد مرح حصے ارمارا کو جو دلمنے سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے بھاگ کر ۳۶ گھنٹوں میں پہنچ گیا۔ اور وہاں سے حادثہ کی تار خبر دی۔ اس پارٹی میں چار انگریزوں کے علاوہ دو سو قلی اور سگنلر تھے۔ گوادر کے قریب کسی جگہ سے تار بھی کاٹ دیا گیا۔ مفسد قبیلہ کا نام گچکی ہے خان قلات کی فوج قلعہ نصیر آباد میں ہے۔ کوئٹہ سے دو توپیں اور کچھ پیدل فوج گوادر کو بھیجی گئی ہے۔ اور ایبٹ آباد اور جیکب آباد وغیرہ مقامات سے مزید فوج کراچی بھیجی جائیگی۔ تاکہ بوقت ضرورت فوراً بلوچستان کے ساحل کو روانہ کیجائے۔ حملہ گچکی سردار جالو خاں نے کیا۔ مشہور بلوچ سردار جعفر خاں بھی جسکی نسبت خیال تھا کہ وہ قندھار میں ہے اسکے ہمراہ تھا۔ بعض اخبار جالو خان کی جگہ رستم خان کا نام لیتے ہیں۔ مرچ حور سے صرف بارہ آدمی کپتان برن کو آرمارا آملے۔ ۱۱ جنوری کو ۲۵۰ بلوچ سپاہی اور چند انگریز افسر کراچی سے بذریعہ جہاز ارمارا بھیجے گئے۔

گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ سرحد پار کے کوئی ریزرو سپاہی اس سال کی قواعد میں شامل ہونے کیلئے طلب نہ کئے جائیں۔

لدھیانہ سے دھاری تک جو راجپوتانہ پٹیالہ سٹنڈرڈ ریلوے کا سیکشن ہے اور مالنسے سوتہرن پنجاب لائن کا سیکشن تخمیناً ۴۲ لاکھ ۷ ہزار ریلوے سیل تقریباً ۵۲ ہزار ہوگا جسمیں پلوں کا خرچ بھی شامل ہو۔ یہ لائن پٹیالہ جیند اور ایکٹلہ کے علاقوں میں سے گذریگی۔ آخر الذکر دونوں ریاستوں نے ۴ لاکھ روپیہ تعمیر کیلئے گورنمنٹ کو دینے کا اقرار کیا ہے۔

ممباسا میں فوجی بکٹ کے قریب آفریدی ۲۰ قلیوں کو قتل کرکے چھ گدھے اور ایک ٹٹو لے گئے ہیں۔

گورنمنٹ نے بنک آف انگلینڈ کی طلائی امانتوں کے برابر مزید کرنسی نوٹ جاری کرنیکا اختیار ملنے کیلئے لیجسلیٹو کونسل میں مسودہ قانون پیش کیا ہے۔ جو ۲۱ جنوری کے اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔

بونیریوں کی نسبت ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے۔ کہ وہ کل قبایل سے نہایت ہی معتبر قابل اعتبار اور راستباز آدمی ہیں وہ زراعت اور تجارت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور انکو لڑائی ہنگامہ سے دلی نفرت ہے اور کشمیر بارڈر کے سوار باقی کل سپاہی کی امپیریل سروس فوجیں واپس آرہی ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب طاعون کی انسداد کیلئے ایسے ہی اصولوں پر قواعد بنانا چاہتی ہے جو موجودہ دو بارہ علاقہ غیر اختیار کئے گئے ہیں وہ اصول عوام کی آگاہی اور انکی رائے معلوم کرنیکے لئے مشتہر کئے گئے ہیں۔ مگر کوئی رائے جو اصولوں کے برخلاف

بونیریوں نے اطاعت قبول کرلی ہے۔ ۱۳ نومبر کو جنرل بلڈ ترسک سے بائی کو گئی جو بونیریوں کے مقدس مقام پیر بابا زیارت سے دو میل دور ہے۔ زیارت تک صرف مسلمان سپاہیوں کو جانیکی اجازت دیگئی ہے۔ کوئی عیسائی ہندو یا سکھ نہ بھیجا گیا۔ کہ بونیریوں کو ناگوار نہ گذرے۔ ۱۴ کو ڈگر میں مقام کیا گیا۔ سارجنٹ واکر کو آفریدیوں نے چھوڑ دیا ہے اور وہ ممباسا پہنچ گیا ہے۔ آفریدی پہلے تین ہزار روپیہ مانگتے تھے۔ ابھی نہیں معلوم ہوا کہ اب کس طرح چھوڑا ہے۔ درہ خیبر میں غنیم تار کو برابر کاٹتا رہتا ہے۔ رات کو پٹرول بھیجے جاتے ہیں۔ مگر بے سود

بنگال کی ایوان تجارت نے دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کی ترمیم میں تو ہیں اور فحش کو بھی مفسدانگیزی کے ساتھ شامل کرنے پر سخت اعتراض کیا ہے۔

امیر صاحب کی نسبت ایک سکھ تاجر جو اکثر کابل آتا جاتا ہے۔ اور امیر صاحب کے دربار میں رسائی رکھتا ہے بیان کرتا ہے کہ جو امیر صاحب کو ظالم اور سفاک کہتے ہیں وہ جھوٹ بکتے ہیں۔ برخلاف اس کے وہ کسی شخص کو پہلی خطا پر کبھی سزا نہیں دیتے۔ بلکہ صرف تنبیہ کرکے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جب وہی شخص دوبارہ جرم کا مرتکب ہو کر ان کے سامنے پیش ہو تو اس دفعہ بھی سزا پر کفایت کرتے ہیں۔ اور اس کو بخوبی سمجھا دیا جاتا ہے کہ تیسری دفعہ خطا کرنے پر موت کی سزا دی جائیگی۔ چنانچہ جب یہ بھی بے اثر رہے۔ اور کوئی شخص تیسری دفعہ مجرم ثابت ہو تو اسے پھانسی یا قتل یا سولی کی سزا دیجاتی ہے۔

سر ولیم لاکہارٹ نے جو آجکل کلکتہ میں ہیں۔ اور ۲۲ جنوری کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہونیکا

ارادہ رکھتے تھے۔ روانگی کو اور ۱۵ روز کے لئے اس لئے ملتوی کر دیا ہے کہ اُن کو اب یہ امید پختہ ہو گئی ہے۔ کہ آفریدی ملک سرکاری فوج کی دوبارا چڑھائی سے بچنے کے لئے اطاعت قبول کرنے پر مائل ہو گئے ہیں اور وہ جلد شرائط قبول کر لیں گے۔ کرنیل وار برٹن اس معاملہ میں بھی کوشش کر رہے ہیں۔ آفریدیوں کی اطاعت قبول کر لینے پر یک بیک آمادہ ہو جانیکی بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ گو امیر صاحب نے اُن کے پہلے ڈیپوٹیشن (وفد) کو جلال آباد سے واپس کر دیا تھا۔ مگر کچھ عرصہ بعد ۲۵۰ آفریدی اور اورکزئی سردار مدد مانگنے کیلئے سیدھے کابل پہنچ گئے تھے۔ امیر صاحب نے اخوت مذہبی کے لحاظ سے اُن کی نہایت عزت و احترام سے مہمانداری کی۔ لیکن مدد دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور آخر گورنمنٹ ہند کو اطلاع دی کہ یہ لوگ ابھی تک کابل میں ہیں۔ اگر وائسرائے اُن کو میری وساطت سے کوئی خاص نصیحت کرنا چاہتے ہوں۔ تو اُس سے اطلاع دیں۔ اس کے جواب میں امیر صاحب کو اطلاع دیگئی ہے کہ وہ ارکان وفد کو واپس جا کر اپنے ہم وطنوں کو لڑائی سے جس سے قبائل کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور اگر لڑائی جاری رہی تو اور پہنچیگا باز رکھنے کی کوشش کرنے کی نصیحت دیں۔ امیر صاحب نے اپنی رفیق سلطنت کے ایما کی پوری تعمیل کی۔ چنانچہ ملکوں نے واپس آکر اپنے وطن کو امیر صاحب کا پیغام سنا دیا ہے۔ اور اسی کا آفریدیوں پر یہ نیک اثر پڑا ہے۔

علیگڈھ کالج کرکٹ ٹیم نے اسد فعہ پھر پارسی ٹیم کو کامل زک دی ہے۔ میچ دو دن ۱۰ و ۱۱ جنوری کو علیگڈھ کالج ٹیم کی ۱۹۰ رنز زیادہ ہوئیں۔

وادی ٹوچی کی مہم کو توڑ دی گئی ہے۔ مگر جنرل کوری برڈ افسر اعلے چند پولیٹیکل مسائل کی تصفیہ کے لئے کچھ عرصہ وہیں رہیں گے۔

بمبئی احاطہ میں نوری آدی کے قریب موضع چکلاسی میں کولی لوگوں نے بلوا عام کر کے پانچ پولیس سپاہیوں کو جو مجمع کو منتشر کرنے کی کوشش کر رہے تھے قتل کر دیا ہے۔ وجہ فساد ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ دو سو جنگی سپاہی بھیجے گئے ہیں۔

ڈیرہ دون۔ جی۔ ٹی۔ آفیس کے دو انگریز سورج گرہن کا فوٹو لینے کے لئے بمبئی تشریف لے جائینگے۔

کوہ منصوری میں برف ابھی تک نہیں پڑی۔ پیشتر دسمبر ہی کے مہینے میں کئی فٹ برف جم جاتی تھی۔ بارش کی بھی شکایت ہے۔ کبھی کبھی مطلع ابر آلود ہو جاتا ہے لیکن نہ برآتا ہے نہ برستا ہے۔ اگر یہی حال رہا تو بہار قحط عالمگیر ہوگا خدا اپنا فضل و کرم رکھے۔ (زمانہ نگار)

۱۲ ماہ حال بروز شنبہ دروازہ شاہیر شہر میرٹھ میں آصف علیصاحب کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا صاحب موصوف نے دو طوطے پال رکھے تھے۔ ایک پہاڑی اور دوسرا دیسی۔ وہ دونو خوب بولتے تھے حسبوقت تک انکو غسل دیتے رہے۔ دونوں طوطے بہت غل مچاتے رہے۔ مگر اُس ہنگامے میں کسی نے کچھ خیال نہ کیا۔ جب دفن کر کے واپس آئے تو دیکھا۔ کہ دونوں طوطے اپنے اپنے پنجروں میں مردہ پڑے ہیں۔ چونکہ متوفی اُنسے بہت محبت رکھتے تھے وہ بھی ساتھ مر گئے ناظرین کو بہت تعجب ہوا (نگار)

سرکاری خبریں

(۱) مسٹر اے جے گرینٹ صاحب پولیٹکل افسر والو کو رعایتی رخصت عطا ہوئی ہے۔ اور مسٹر اے بی کیٹل ویل صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو اس وقت ٹوچی میں خاص کام پر مامور ہیں۔ صاحب مقدم الوصف کو کام سے سبکدوش کرینگے۔

(۲) جب لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ ایف میسی صاحب کمشنر قسمت جالندھر موسم بہار میں فراوخصت پر جاوینگے تو مسٹر سی ایل ٹپر صاحب اُنکو کام سے سبکدوش کرینگے۔

(۳) جب مسٹر آر جی طامسن صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ موسم بہار میں فراوخصت پر جاوینگے تو مسٹر اے میرڈتھ صاحب اُنکو کام سے سبکدوش کرینگے۔ (۴) فراوخصت سے واپسی پر مسٹر جے ایس ڈنلڈ صاحب سٹرکٹ جج ہوشیارپور مقرر ہونگے۔

بگ جی G

یہ دوا اُس ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے۔ جسکو تمام یورپ کے نامی گرامی ڈاکٹر طلسمان وقت جانتی ہیں۔ ڈاکٹر مذکور کا دعوی ہے کہ جدید یا کہنہ کسی قسم کا سوزاک ہو بلا تفریق عورت و مرد کی اس دوا کے ۵ روز کے استعمال کرنیسے بالکل صحت ہو جاتی ہے آجکل کے نوجوان ابتدا میں اس مرض کو حقیر سمجھکر بے توجہی اور بے غوری سی عمل میں لاتے ہیں۔ یا نیم حکیم ڈاکٹروں کے علاج سے اپنی پیاری تندرستی کو خوفناک حالت میں دیکھتے ہیں۔ اور امراض مہلک کا نشانہ بنکر بہیوت مرتے ہیں۔ یا بیعزتی اور بیحیائی سے زندگی بسر کرتے ہیں بعض حکمار کی کباب چینی و صندل وغیرہ کی استعمال کرانے سے بدہضمی پیدا ہو کر مختلف قسم کی سخت مرض ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ عوام کے علاج سے اکثر پیشاب کا راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ یا بالکل بند ہو کر لاولدی اور ہلاکت کا ذائقہ چکھاتا ہے۔ اسلئے پانچ روز اس دوا کا استعمال ہر مرض کے لئے دوامی تندرستی قایم رکھنے کیواسطے ہر حالتمیں فرض ہے۔ مجھے بھی اپنی تحقیق کے ذریعہ سے بنظر عام ہمدردی یہ ظاہر کرنا لازم ہے کہ سوزاک کے لئے اس سے بہتر دوا آجتک ایجاد نہیں ہوئی۔ علاوہ بگ جی کا استعمال مرد و عورات کی اندرونی عوارض خاص کے دور کرنیمیں بھی جنکی تشریح خلاف تہذیب ہے۔ حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ ہر بوتل کے ساتھ نقول سارٹیفکیٹ اور اسکا ڈائرکشن انگریزی زبان میں موجود ہے۔ قیمت فی بوتل (دے)

للمشتہر عبداللہ و محمد امین ایجنٹ نمبر ۲۱ رام موہن گھوس لین کولوٹولہ کلکتہ

اشتہار

میں بذریعہ اس کے عوام الناس و خاصکر سوداگران چرم ہر دو قسم کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں نے مسمیان نبی بخش و رحیم بخش ساکنان کان پور کو اپنی خریداری چمڑہ سے موقوف کر دیا۔ اور ان کو میرے نام یا اعتبار سے کام کرنیکا کوئی حق نہیں ہے۔ میں مضمون ذیل دستاویز کا بھی حوالہ دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ تمام حسابات مابین میرے اور اُنکے پوری طور سے طے ہو گئی ہیں چونکہ مسمیان نبی بخش و رحیم بخش تجاران چمڑہ جو باہم کانپور میں بنام نبی بخش و رحیم بخش کے تجارت کرتے تھے۔ اور چمڑہ کا کاروبار تین سال گذشتہ سے مسٹر فراسٹیڈ صاحب کانپور والے کے ساتھ کر رہے تھے اور چونکہ تنازعات و نااتفاقیاں نسبت اُن کاروبار کے مختلف معاملات تجارت مذکورہ بالا و نیز حسابات متعلقہ میں ابتدائے فروری ۱۸۹۶ء تا حال پیدا ہوتے رہے کہ جنکے نتیجہ میں مابین دعویدار بھی تھے۔ اور چونکہ نبی بخش و رحیم بخش۔ مذکور الصدر ایک فریق و مسٹر ٹی فراسٹ صاحب فریق ثانی نے بالآخر اپنے درمیان میں تمام ایسے تنازعات و نااتفاقیوں کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے نبی بخش و رحیم بخش کو مبلغ چھ سو روپیہ دیکر طے کر دیا۔ کہ جس کے پانے سے نبی بخش و رحیم بخش کو اس کے ذریعے اقبال ہے۔ اب مطابق تحریر و تصدیق ہذا نبی بخش و رحیم بخش منفرداً و بالاشتراک مسٹر ٹی فراسٹیڈ صاحب کو اپنے ہر اقسام کے حملہ و دعوی متعلقہ تجارت شراکتی مذکورہ بالا سے آج کی تاریخ تک مبرا کرتے ہیں۔ اور مسٹر ٹی فراسٹیڈ صاحب بھی نبی بخش و رحیم بخش مذکورہ بالا کو اپنے حملہ اقسام کے دعوے متعلقہ شراکتی تجارت مذکور سے مبرا کرتے ہیں جسکی تصدیق میں فریقین مذکورہ بالا نے آج دسویں دسمبر ۱۸۹۷ء کو بمقام کانپور اپنے اپنے دستخط کر دیئے

دستخط بخط انگریزی — نبی بخش و رحیم بخش

اے فراسٹیڈ صاحب

ترجمہ از بابو گردھاری وکیل

گواہ بردیچولال چکرونے اکونٹنٹ الفنسٹن مل شملہ کانپور

A Fraustadt

مطبع روز بازار امرتسر میں شیخ غلام محمد مالک کے حکم سے چھپا۔